بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

سبحان الذی اسریٰ بعبدہٖ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

بدر

BADR QADIAN

ای جہان منتظر خوش باش کا مد گلستان | رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۸۸ | آں مسیح دو آخر مہدی آخر زمان

Digitized by Khilafat Library

سلسلۃ الجدید جلد ۲ نمبر ۱۰

۱۲ - محرم سنہ ۱۳۲۴ ھجری علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام ۔ مطابق ۔ ۹ ۔ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء

جمعۃ المبارک

سلسلۃ القدیم جلد ۵ نمبر ۱۰

چہ گویم با تو گر آئی چہا در قادیان بینی | ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ | دوا بینی شفا بینی غرض دار الامان بینی

شرح قیمت اخبار بدر

والیان ریاست وگورنمنٹ عـــــہ ۲۰

معاونین درجہ اول جن کو دو روپیہ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے } صہ

معاونین درجہ دوم جن کو ۱۲ پر اخبار جاری کرانیکا حق حاصل ہے } للعہ

معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی ۳ار

عام قیمت بعد سے فی پرچہ ۱ار جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار ادا نہ فرمائیں گے ۔ ان سے بحساب ۴ بعد لیجاویگی ۔ نمونہ کے پرچہ کیواسطے ۱ کا ٹکٹ آنا چاہیئے ۔ خط وکتابت کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے ۔ جو اخبار وقت پر نہ پہنچے اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے بعد میں نہیں ملسکیگا ۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جاویگی علیحدہ رسید زر نہ دی جاوے گی روپیہ ارسال کرنے کے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے مینیجر

لوکل ... عاء افریقہ ...... صہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندریں دیں آمدہ از مادریم
آں کتاب حق کہ قرآں نام اوست
آں رسولے کش محمد ہست نام
مہر او با شیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما ازو نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود
ما ازو یابیم ہر نور و کمال
اقتدائے قول او در جاں ماست
از ملائک از خبرہائے معاد
آں ہمہ از حضرت احدیت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست
معجزات انبیاء سابقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
یکدگر دوری ازاں عالیجناب

مصطفےٰ مارا امام و پیشوا
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہر نبوت را بر وشد اختتام
نوشدہ سیراب سیرابی کہ ہست
آں نہ از خود از ہماں جائی بود
وصل دلدار ازل بے او محال
ہر نہ ثابت شود ایمان ماست
ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
منکر آں مستحق لعنت است
منکر آں مورد لعن خدا است
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اول بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرے کہ آیندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہو جائے شرک سے مجتنب رہیگا ۔ دوم ۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق وفجور ظلم وخیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا اور نفسانی جوشوں کے وقت انکا مغلوب نہ ہوگا ۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے ۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کی احسانوں کو یاد کر کے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا ۔ چہارم ۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا ۔ نہ زبان سے نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے ۔ پنجم ۔ یہ کہ ہر حال رنج وراحت ۔ عسر ویسر اور نعمت وبلا میں اللہ تعالیٰ کیساتھ وفاداری کریگا ۔ اور بہر حالت راضی بالقضاء ہوگا ۔ اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کے لئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہیں پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ۔ ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا وہوس سے باز آجائیگا اور قرآن کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر قبول کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا ۔ ہفتم ۔ یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ۔ ہشتم ۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اپنی اولاد اور اپنی ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا ۔ نہم یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہاں تک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا ۔ دہم ۔ یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھکر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہو گا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو ۔

اطلاع ۔ اخبار بدر کیمتعلق کوئی خط وکتابت یا رسید زر حضرت مسیح موعود کے نام نہیں ہونی چاہیئے ۔

وہ الفاظ جنمیں حضرت اقدس بیعت لیتے ہیں ۔ ہاتھ میں ہاتھ دیکر آپ فرماتے ہیں اور طالب تکرار کرتا جاتا ہے ۔ اشھد ان لا الٰہ الا اللّٰہ وحدہ لا شریک لہ واشھد ان محمدًا عبدہ ورسولہ ۔ ۳ بار ۔ آج میں احمد کے ہاتھ پر ان تمام گناہوں سے توبہ کرتا ہوں جنمیں میں گرفتار تھا ۔ اور میں سچے دل سے اقرار کرتا ہوں کہ جہانتک میری طاقت اور سمجھ ہے تمام گناہوں سے بچتا رہوں گا ۔ اور دین کو دنیا پر مقدم رکھونگا ۔ استغفر اللّٰہ ربی من کل ذنب واتوب الیہ ۔ ۳ بار ۔ رب انی ظلمت نفسی واعترفت بذنبی فاغفر لی ذنوبی فانہ لا یغفر الذنوب الا انت ۔ اے میرے رب میں نے اپنی جان پر ظلم کیا اور اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہوں میرے گناہ بخش کہ تیرے سوا کوئی بخشنے والا نہیں ۔ آمین ۔ اس کے بعد آپ معہ حاضرین مجلس بیعت کنندہ اور اس کے متعلقین کے لئے دعا کرتے ہیں ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست مضامین

بدر مسیح

۱۳۔ محرم سنہ ۱۳۲۴ھ مطابق ۹ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء

خدا کی تازہ وحی

۷۔ مارچ سنہ ۱۹۰۶ء۔ ھانی اٰثرتک
ترجمہ خبردار رہو۔ میں نے تجھے چن لیا۔

زلزلہ والی پیشگوئی پوری ہوئی

اب مولوی صاحبان کیا فرمائیں گے

موسم بہار میں زلزلہ کے آنے کی پیشگوئی ایک سال سے برابر اخبارات میں اور علیحدہ اشتہارات کے ذریعہ سے شائع ہو رہی تھی۔ مخالف اخباروں (جیسے اخبار اہلحدیث وغیرہ) اور عام اخبارات (اخبار عام سار دو اخبار وغیرہ) نے بھی کئی دفعہ اس پیشگوئی کا ذکر کیا تھا۔ اور خدا تعالیٰ کے وعدے کے مطابق یہ پیشگوئی ۲۸۔ فروری کی رات کو پوری ہوئی۔ اور اس کی تصدیق میں مختلف مقامات سے ہمارے پاس شہادتیں آئیں۔ جن میں سے چند ایک ہم ذیل میں بطور نمونہ درج کر کے مولوی صاحبان مثلاً مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی۔ مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری۔ مولوی ابراہیم۔ سیالکوٹی اور غزنوی صاحبان سے سننا چاہتے ہیں۔ کہ اب وہ اس معاملہ میں کیا فرماتے ہیں۔ امید ہے۔ کہ مولوی صاحبان ہماری خواہش کو پورا کریں گے۔ ہاں اتنی گذارش ہے۔ کہ مولوی محمد حسین صاحب کہیں اس مضمون کو اشاعۃ السنہ کے کالموں کے واسطے نہ رکھ چھوڑیں۔ جو کہ شاید سنہ ۱۹۰۷ء کا پرچہ سنہ ۱۹۰۸ء میں نکلے۔ بعد اس انتظار میں ایک اور شدید زلزلہ بھی آ جائے۔ اور مولوی ثناء اللہ صاحب سے یہ عرض ہے۔ کہ کم از کم اس کے جواب میں اپنے اس تقویٰ سے کام نہ لیں۔ جس کے مطابق جھوٹ چوری زنا اور خیانت سب جائز ہونے کی وہ شہادت دے چکے ہیں۔ اور جس تقوے کے مطابق انہوں نے حضرت کی تقریر احمدی اور غیر احمدی والی میں لا تقربوا الصلوٰۃ والی تجویز پر عمل کیا ہے اور غزنوی صاحبان سے یہ التجا ہے۔ کہ ان کی درافشانی ان کی مسجد کی چار دیواری تک محدود نہ رہے۔ بلکہ ایسا ہو کہ ہم بھی سن سکیں۔

ہاں اس زلزلے کے متعلق ایک بات کا ذکر کرنا ضروری معلوم ہوتا ہے اور وہ یہ ہے کہ ممکن ہے کہ بعض لوگ کہیں کہ اس میں مکانوں اور جانوں کا وہ نقصان نہیں ہوا جو پچھلے سال میں ہوا تھا۔ سو اس کے جواب میں سمجھنا چاہیئے۔ کہ پچھلے سال کے زلزلے نے اس قدر تباہی کر دی تھی۔ اور مکانات گرائے تھے۔ کہ دوبارہ مکانات گرنے کے واسطے باقی ہی کہاں تھے جو لوگ بچ گئے۔ وہ معمولی چھپروں میں آج تک گذارا کر رہے ہیں۔ گورنمنٹ کے دفاتر بھی دھرم سالہ نکل لے گئے تھے۔ اور دیگر لوگ بھی عموماً پہاڑوں سے چلے آئے ہوئے ہیں صرف غریب لوگ باقی ہیں۔ جو کہ اول تو ایسی چھپریوں میں گذارہ کرتے ہیں۔ جہاں کوئی خطرہ نہیں۔ اگر ان کو کچھ گزند بھی پہنچا ہو۔ تو اس کی رپورٹیں کون شائع کرتا ہے۔ اب ہم وہ شہادتیں درج کرتے ہیں۔

۱۔ ویلو بعد۔ رات ایک بج کر بیس منٹ پر زلزلہ نے رعایا کی رہی سہی امیدوں کو ڈگمگا دیا۔ تین جھونکے آئے۔ اول جھونکا خفیف تھا۔ دوم قریب پانچ منٹ تک رہا۔ یہ پانچ منٹ پانچ برس کی مصیبت سے کم نہ کٹے تھے۔ نہ معلوم کانگڑہ کی کیا حالت رہی ہو گی۔ خدا اپنا فضل ہی رکھے رعایا قحط کی ستائی پہلے ہی تنگ ہے۔ سہارنپور، رام پور میرٹھ تک کی خبر ہے۔ (اخبار عام)

۲۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

جناب مرشدنا و مولانا امام الزمان علیہ الصلوٰۃ والسلام

السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ آج واقعہ ۲۸ فروری کی رات کو وقت ۱۲ بج کر ۵۴ منٹ پر زلزلہ شدید آیا۔ کمترین جب اٹھا۔ تو ہر طرف سے رونے اور چلانے کی آواز آ رہی تھی۔ جس مکان میں میں رہتا تھا وہ پتھر کا بنا ہوا تھا اور چھت بھی پتھر کی سلوں کی تھی۔ چھت کے پتھر خاکسار کے اوپر گرے۔ مگر اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ پورا کیا۔ کہ مومن کو اللہ تعالیٰ ضائع نہیں کرتا۔ بڑی مشکل سے دروازہ کھولا۔ اور اپنی بیوی و شخص کو لے کر باہر میدان میں جا کر بیٹھ رہے۔ اس وقت کی کیفیت کیا ہی عرض کروں۔ جس وقت زلزلہ زور سے آ رہا تھا۔ اور ادھر ادھر مکان گر رہے تھے۔ اور چاروں طرف سے خوفناک گرجنے کی آواز آ رہی تھی۔ اس کے بعد زلزلہ قدرے تھم گیا۔ تو حواس بحال ہوئے۔ بازار میں آہ و زاری کا بازار گرم تھا۔ کئی آدمی دب گئے تھے۔ جو فوراً نکال لئے گئے۔ صرف دو کس جان بحق ہوئے۔ خاکسار ابھی تک باہر میدان میں ہے۔ امید ہے۔ کہ یہ زلزلہ وہاں میں بھی آیا ہو گا۔ اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے حضور بھی خیریت سے ہوں گے۔ آمین یا رب العلمین خاکسار کے خیال ناقص میں یہ آتا ہے۔ کہ اس خبر کو اخبار الحکم و بدر میں چھاپ کر دیا جاوے۔ تو بہتر ہے۔ تاکہ مخالفوں پر حجت ٹھہرے۔ اس جگہ کے مسلمان گننے کے بارہ چودہ ہیں جو اب حضور کے دعوے کو اور حضور کو سچا ماننے لگ گئے ہیں۔ حضور خاکسار کے لئے دعا فرماویں۔ کہ اللہ تعالیٰ ایمان کو ترقی دیوے۔ والسلام

خاکسار محمد ابراہیم محرر پولیس تھانہ ریاست رام پور

۳۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اخویم۔ حافظ صاحب۔ السلام علیکم و رحمۃ اللہ و برکاتہ۔ غرضیکہ اس وقت شب کے تین بج چکے ہیں۔ یہ کارڈ لکھ رہا ہوں یہاں بوقت شب ایک بج کے بیس منٹ پر ایک سخت زلزلہ آیا۔ کہ جس کا بیان قابل تحریر نہیں ہے۔ اور ابھی تک میرا دل قابو میں نہیں ہے اور نہ مجھے سوائے اپنی کوٹھڑی کے باہر کا کچھ پتہ ہے۔ یہ فاعل خدا رحیم کے فضل سے مجھ گنہگار بہ طفیل حضرت مسیح علیہ السلام بچا پایا۔

۴۔ مرزا رحیم بیگ صاحب از مقام نور پور ضلع کانگڑہ تحریر فرماتے ہیں۔ ۲۸۔ فروری کی رات کو قریباً ایک بجے سخت زلزلہ آیا۔ جو ۴۔ اپریل کے بعد کے زلزلوں سے زیادہ تیز تھا پیشگوئی پوری ہوئی۔

۵۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

جناب حضرت منشی صاحب سلمہ ربہ۔ واقعہ ۲۸ فروری رات گذشتہ تقریباً بارہ بجے رات سخت زلزلہ ہوا۔ چڑیاں بھی اپنے گھونسلے چھوڑ کر مکانات سے باہر ہو گئیں۔ مگر خیریت گذری۔ عاجز کے حق میں حضرت جی سے دعا کرائی جاوے۔ خاکسار عبد الکریم از کانگڑہ

دعا۔ چونکہ عاجز کا امتحان الیف۔ اے کا سر پر ہے۔ اس لئے احباب سے التجا ہے کہ امتحان میں کامیابی کے لئے دعا فرماویں۔ والسلام۔ خادم عبد المجید امجد الیف۔ اے کلاس اسلامیہ کالج لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

زلزلہ کی پیشگوئی

دوستو! جاگو کہ اب پھر زلزلہ آنیکو ہے ۔ پھر خدا قدرت کو اپنی جلد دکھلانیکو ہے
یہ جو ماہ فروری میں تم نے دیکھا زلزلہ ۔ تم یقیں سمجھو کہ یہ اک زجر سمجھانیکو ہے
آنکھ کے پانی سے یارو کچھ کرو اس کا علاج ۔ آسماں اے غافلو اب آگ برسانیکو ہے

اے عزیزو! آپ لوگوں نے اس زلزلہ کو دیکھ لیا ہوگا۔ جو ۲۸ فروری ۱۹۰۶ء کی رات کو ایک بجے کے بعد آیا تھا جس کی نسبت خدا تعالیٰ نے اپنی وحی میں فرمایا تھا۔ "پھر بہار آئی۔ خدا کی بات پھر پوری ہوئی" چنانچہ میں نے یہ پیشگوئی رسالہ الوصیت کے صفحہ ۳ و ۱۴ میں اور نیز اپنے اشتہارات اور اخبار الحکم اور بدر میں شائع کر دی تھی سو الحمد للہ والمنۃ کہ اسی کے مطابق عین بہار کے ایام میں یہ زلزلہ آیا۔ لیکن آج یکم مارچ ۱۹۰۶ء کو صبح کے وقت پھر خدا نے یہی وحی میرے پر نازل کی جس کے یہ الفاظ ہیں "زلزلہ آنے کو ہے" اور میرے دل میں ڈالا گیا کہ وہ زلزلہ جو قیامت کا نمونہ ہے وہ ابھی آیا نہیں بلکہ آنیکو ہے اور یہ زلزلہ اس کا پیش خیمہ ہے جو پیشگوئی کے مطابق پورا ہوا کیونکہ جیسا کہ میں نے رسالہ الوصیت کے صفحہ ۱۳ و ۱۴ میں قبل از وقت لکھا تھا صرف ایک زلزلہ کی پیشگوئی نہیں بلکہ کئی زلزلوں کی نسبت خدا نے مجھے اطلاع دی تھی سو یہ زلزلہ تھا جس کا موسم بہار میں آنا خدا تعالیٰ کی وحی کے مطابق ضروری تھا سو آگیا اور ممکن ہے کہ وہ موعود زلزلہ قیامت کا نمونہ بھی موسم بہار میں ہی آوے اس لئے میں مکرر اطلاع دیتا ہوں اور متنبہ کرتا ہوں کہ جہاں تک میرا خیال ہے وہ دن دور نہیں ہے۔ توبہ کرو اور پاک اور کامل ایمان اپنے دلوں میں پیدا کرو اور ٹھٹھا کرنیوالوں کی مجلسوں میں مت بیٹھو۔ تا تم پر رحم ہو۔ یہ مت خیال کرو کہ ہم اس سلسلہ میں داخل ہیں میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ ہر ایک بچایا جائیگا اپنے کامل ایمان سے بچایا جائیگا۔ کیا تم ایک دانہ سے سیر ہو سکتے ہو؟ یا ایک قطرہ پانی کا تمہاری پیاس بجھا سکتا ہے؟ اسی طرح ناقص ایمان تمہاری روح کو کچھ بھی فائدہ نہیں دیسکتا۔ آسمان پر وہی مومن لکھے جاتے ہیں جو وفاداری سے اور صدق سے اور کامل استقامت سے اور فی الحقیقت خدا کو سب چیز پر مقدم رکھنے سے اپنے ایمان پر مہر لگاتے ہیں۔ میں سخت دردمند ہوں کہ میں کیا کروں اور کس طرح ان باتوں کو تمہارے دل میں داخل کردوں اور کس طرح تمہارے دلوں میں ہاتھ ڈال کر گند نکال دوں۔ ہمارا خدا نہایت کریم و رحیم اور وفادار خدا ہے۔ لیکن اگر کوئی شخص کوئی حصہ خیانت کا اپنے دل میں رکھتا ہے اور عملی طور پر اپنا پورا صدق نہیں دکھلاتا۔ تو وہ خدا کے غضب سے بچ نہیں سکتا۔ سو تم اگر پوشیدہ بیج خیانت کا اپنے اندر رکھتے ہو تو تمہاری خوشی عبث ہے اور میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ تم بھی ان لوگوں کے ساتھ ہی پکڑے جاؤ گے۔ جو خدا تعالیٰ کی نظر کے سامنے نفاق کا کام کرتے ہیں بلکہ خدا پہلے تمہیں ہلاک کریگا۔ اور بعد میں ان کو۔ تمہیں آرام کی زندگی دھوکہ نہ دے کہ بے آرامی کے دن نزدیک ہیں اور ابتدا سے جو کچھ خدا تعالیٰ کے پاک نبی کہتے آئے ہیں وہ سب ان دنوں میں پورا ہوگا۔ کیا خوش نصیب وہ شخص ہے جو میری بات پر ایمان لاوے اور اپنے اندر تبدیلی پیدا کرے۔ اور کیا بد نصیب وہ شخص ہے جو بڑھ بڑھ کر دعوےٰ کرتا ہے کہ میں اس جماعت میں داخل ہوں مگر خدا اس کے دل کو ناپاک اور دنیا سے آلودہ اور خیانتوں سے پُر دیکھتا ہے اور اس کی بعد تم لوگوں سے جھگڑا مت کرو اور دعا میں مشغول رہو ٹھٹھے اور ہنسی سے پرہیز کرو۔ اور کسی کو دُکھ مت دو اور ڈرتے رہو جب تک وہ خوفناک دن آوے جس کا وعدہ دیا گیا ہے تمہیں یہ بھی ضروری نہیں کہ اس خوفناک دن سے پہلے کسی اخبار یا اشتہار کا جو اس پیشگوئی کی تکذیب کے بارے میں لکھا گیا ہو رد کرو کیونکہ اب خدا ان تکذیبوں کا آپ جواب دیگا نیکی کرو۔ بھلائی کرو۔ صدقہ دو۔ راتوں کو اٹھ کر اپنے یگانہ خدا کو یاد کرو۔ اور اگر گالیوں کا پہاڑ بھی تم پر ٹوٹ پڑے۔ تو ان کی طرف نظر اٹھا مت دیکھو۔ خدا کی غضب کے دن سے فرشتے بھی کانپتے ہیں۔ سو تم ڈرتے رہو۔ ان اللّٰہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون۔ والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ۔

المشتہر
میرزا غلام احمد مسیح موعود از قادیان ضلع گورداسپور

(یہ اشتہارات تقسیم کرنے کے واسطے اگر کوئی دوست چاہے۔ تو ۸ر سینکڑہ کے حساب سے دفتر بدر سے مل سکتے ہیں)

بسم اللہ الرحمن الرحیم ۔ نحمدہ و نصلی علی رسولہ الکریم

مولویوں کے اعتراضوں کی حقیقت

اور ایک سوال کا جواب

(از محمد سرور)

خدا کی پاک اور محفوظ کتاب اور اُس کے بھیجے ہوئے انبیاء کے حالات پر نظر کرنے سے بخوبی ثابت ہوتا ہے کہ جب خدا کا کوئی فرستادہ آتا ہے تو وہ عالم الغیب کے اعلام سے اپنی بیکسی اور کس مپرسی کی حالت مین آیندہ مخالفت اور اپنی ترقی اور کامیابی اور اپنے دشمنوں کی ناکامی اور مغلوبی کا اعلان کر دیتا ہے پھر دنیا کے ہر ایک طبقہ کے لوگ اپنے پورے زور کے ساتھ اس کی مخالفت شروع کرتے ہین اور مادہ کے بندے یقین کر اُٹھتے ہین کہ اب اس کے لئے کوئی بچاؤ کی راہ باقی نہین ۔ پر باوجود اس کے خداوند کریم اپنے وعدوں کے موافق ان کے ہر ایک خطا تیر اور زہر آب تلوار کی دھار سے بال بال بچاتا اور ترقی اور غلبہ دیتا جاتا ہے جو اہل فراست کے لئے اس کی موعود ترقی اور کامیابی اور دشمنوں کی ناکامی اور مغلوبی کی دلیل بین اور برہان ساطع ہوتا ہے ۔ چنانچہ خداوند کریم نے اس استدلال پر متنبہ کرنے کے لئے فرمایا ہے ۔ افلا یرون انا نأتی الارض ننقصہا من اطرافہا افہم الغالبون ۔ پر مادہ کے بندے اپنے تعدد طاقت اور سلاح وکثرت اور وفور اسباب پر مغرور ہو کر امید عدد ہتے ہین اور اور نشانات اور آیات اور دلایل و بینات کی طرح خدا کی اس قولی اور فعلی دلیل کو بھی ردی مین پھینک دیتے ہین یہان تک کہ اپنے پہلے بزرگواروں کی طرح اخذ نہم بغتۃ وہم لا یشعرون کا مصداق بن جاتے ہین ۔ اور خدا کا فرستادہ کتب اللہ لاغلبن انا و رسلی اور ان جندنا لہم الغالبون کا مصداق ہو جاتا ہے ۔ اس زمانہ مین بھی جب خدا نے اپنے وعدہ کے موافق حضرت مرزا صاحب (روحی فداہ) کو مہدی اور مسیح بنا کر مبعوث فرمایا اور عین وقت اور ضرورت حقہ پر بھیجا ۔ تو آپ نے بھی مذکورہ بالا سنت کے مطابق خدا کے اعلام سے اپنی بیکسی اور کس مپرسی کے زمانہ مین لوگوں کی مخالفت اور اپنے غلبہ اور کامیابی اور ترقی اور دشمنوں کی ناکامی اور مغلوبی کا بڑے زور اور تحدی کے ساتھ دنیا مین اعلان کر دیا ۔ اس کے بعد دنیا کے ہر ایک طبقہ کے لوگوں نے اپنے پورے زور کے ساتھ آپ کی مخالفت شروع کی اور انتہا درجہ تک پہنچائی ۔ تکفیر وقتل کے فتوے دئے قتل کے منصوبے باندھے ۔ سخت سے سخت مقدمات دائر کئے ۔ بغاوت تک کی مخبرین قوم کے لیڈروں تک نے کین کتابون پر کتابین اور اشتہاروں پر اشتہار تردید مین شائع کئے ۔ وعظوں کی مجلسین منعقد کی گئین ۔ محلہ بمحلہ کوچہ بکوچہ تردید اور لوگون کے روکنے کے لئے وعظ ہوئے ۔ سڑکون اور گذرون پر روکنے کے لئے آدمی کھڑے کئے گئے ۔ آپ کی بات بات پر اعتراض شائع کئے گئے ۔ لیکن خدا نے اپنے وعدہ عصمت کے مطابق آپ کو ان کی سب شرون اور منصوبون سے محفوظ رکھا ۔ اور آپ کو وہ کامیابی اور ترقی دی ۔ جو کہ موعود غلبہ اور کامیابی کے لئے بین دلیل ہے ۔ ایک عقلمند خیال کر سکتا ہے ۔ کہ جس وقت بڑے زور سے مخالفت شروع کی گئی تھی ۔ اس وقت آپ کے ساتھ چند ہی آدمی تھے ۔ جو کہ انگلیوں پر گنے جاتے تھے ۔ پس اگر ان مخالفوں کے مذکورہ ہتھیار کچھ بھی موثر اور کارگر ہوتے تو اس کا اثر یہ ہوتا کہ حضرت مرزا صاحب مفتریوں کی طرح اپنی شائع کردہ پیشگوئی کے خلاف تباہ ہو جاتے یا کم از کم جو چند اشخاص آپ کے ساتھ تھے وہی آپ کو چھوڑ دیتے یا غایت سے غایت ۔ یہی ہوتا کہ اس کے بعد ترقی رک جاتی اور اور لوگ آپ کی بیعت مین داخل نہ ہوتے پر ان سب باتون کا نام و نشان بھی نہین دکھلائی دیتا ۔ چنانچہ پہلے اگر آپ کے فدائی انگلیون پر شمار ہوتے تھے تو اب کئی لاکھ ہین اور جو ہوئے ہین وہ بھی عموماً ان ہی سے ہوئے ہین ۔ جو کہ ننقصہا من اطرافہا کا نظارہ بتا رہے ہین جس کا لازمی نتیجہ خدا کا بتایا ہوا یہ ہے ۔ کہ افہم الغالبون پر انہوں نے اپنے بزرگواروں کی طرح (ان تمام دلایل اور براہین کے ساتھ جو کتاب اللہ اور حدیث رسول اللہ ﷺ سے آپ کی منجانب اللہ ہونے پر پیش کئے گئے اور ان تمام انبار در انبار نشانات اور آیات کے ساتھ جو کہ خداوند تعالیٰ نے آپکی صداقت پر شہادت دینے کے لئے ظاہر فرمائے تھے اور ان تمام علامات و امارات کے ساتھ جو کہ خداوند کریم نے اپنے فرستادوں کے لئے مقرر فرمائی ہوئی ہین ۔ یا مہدی معہود اور مسیح موعود کے لئے بالخصوص بیان فرمائی ہین ۔ اور سب کی سب آپ مین پائی گئین) غلبہ موعود کی اس بین دلیل کو ردی مین پھینک دیا اور خدا کی بیان کردہ دلیل کا کچھ بھی خیال نہ کیا ۔ اور اپنے سالہا سال کے تجربہ شدہ بے کار و بے اثر ہتھیاروں پر مغرور ہو کر اپنی خیالی غلبہ کا نقارہ بجانے کی امید واثق رکھے بیٹھے ہین اور بالکل سچ ہے ۔ من جرب المجرب حلت بہ الندامہ ۔ اگرچہ مخالفون نے تو نہ اپنے بزرگون کے عبرت ناک قصص سے فایدہ اٹھایا اور نہ اپنے سالہا سال کے تجربہ سے ۔ لیکن ہر ایک عقلمند خیال کر سکتا ہے ۔ کہ ان سب کے سب ہتھیارون کے بے کار و بے اثر ہونے کو مشاہدہ کر نیوالا اور خدا کی نصرت اور غلبہ دینے کے سب وعدوں پر کامل ایمان رکھنے والا ان سب کی ساری مخالفت اور بہر خصوصاً مولویون کے ان کفر نامون کی جو کہ کوڑیون کے مول بکتے ہین ۔ یا ان کی واہیات اعتراضون کی کیا قدر یا پرواہ کر سکتا ہے یا ان کے رعب مین آ سکتا ہے یا اپنے پاک اور خدا کے قائم کردہ سلسلہ کے لئے مضر اور روک تصور کر سکتا ہے ۔ بلکہ وہ ان کی سب کارروائی کو اپنے کھیت کے لئے کھاد یقین کرتا ہے اور بناوٹ سے نہین بلکہ ہم ایمان سے کہتے ہین کہ یہ بالکل سچ ہے ۔ پھر طرفہ یہ کہ ان کے اعتراض بھی عموماً تین قسم کے ہوتے ہین ۔ ۱ یا تو از خود ایک بہتان لگا کر اعتراض کیا جاتا ہے ۔ جیسا کہ یہ کہا جاتا ہے کہ مرزا صاحب فرشتوں اور عذاب و ثواب ۔ قبر اور بہشت اور دوزخ سے منکر ہین ۔ اور کہتے ہین کہ مین خدا کا بیٹا بلکہ خدا کا باپ ہون ۔ نعوذ باللہ پس ایسے اعتراض تو بعینہا ایسے ہین ۔ جیسا کہ قرآن شریف پر اعتراض کیا جاتا ہے کہ وہ بہت سے خالق بتاتا اور شرک اور بت پرستی کی تعلیم دیتا ہے یا وید پر یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ وہ توحید کی تعلیم دیتا ہے ۔ ۲ یا وہ ایسا ہوتا ہے کہ ساتھ ہی اس کا جواب بھی موجود ہوتا ہے ۔ پر تعصب سے آنکھین بند کر کے اعتراض کر ہی دیتے ہین ۔ جیسا کہ ایک مولوی صاحب نے رب کل شئ خادمک پر اعتراض شائع کیا تھا کہ مرزا صاحب کہتے ہین کہ ہر ایک شئے کا جو رب ہے وہ میرا خادم اور غلام ہے ۔ حالانکہ اس کے ساتھ کے کلمات طیبات یہ ہین ۔ رب فاحفظنی وانصرنی وارحمنی ۔ (اے میرے رب میری حفاظت کر اور میری مدد کر اور مجھ پر رحم کر) جو خدا کے لا انتہا جلال اور عظمت ۔ اور حضرت مرزا صاحب کی کامل اور اتم عبودیت کو ظاہر کر کے اعتراض مذکور کی ذرہ بھر گنجایش یا وہم و گمان نہین رہنے دیتے یا جیسا خسوف و کسوف کے نشان پر اعتراض کیا کہ چاند گرہن پہلی تاریخ کو ہونا چاہئے ۔ اور ایسا نہین ہوا حالانکہ حدیث مین قمر کا لفظ موجود ہے جو کہ پہلی تاریخ کے ہلال پر نہین بولتے یا جیسا کہ بعض نے اس جواب کے بعد یہ اعتراض کیا کہ حدیث کے تو یہ معنے ہین کہ قمر ہونے کی راتون مین سے جو پہلی رات ہے (چوتھی) اس مین گرہن ہوگا ۔ اور ایسا نہین ہوا ۔ حالانکہ حدیث کا دوسرا فقرہ یہ ہے وتنکسف الشمس فی نصف منہ ۔ پس اگر مولوی صاحب کے یہ معنے صحیح ہین تو اس کے یہ معنے ہونے چاہئے کہ شمس ہونے کے دنون مین سے جو دن نصف ہوگا ۔ اس مین سورج گرہن لگے گا اور یہ صریح غلط ہین اور پھر ان سب سے بڑھ چڑھ کر مین آپ کو امرتسر کے ایک مولوی صاحب کا وہ اعتراض سناتا ہون ۔ جس پر وہ اتراتے ہوئے کہتے ہین ۔ مرزا جی کے مقبولو! اس علم اور سمجھ و دیانت پر بھی ان کو مجدد اور حکم مانتے ہو ۔ ام تامرہم احلامہم بہذا ام انتم قوم طاغون ۔ اور وہ اعتراض یہ ہے ۔ کہ حضرت اقدس نے لکھا تھا ۔ کہ عجل جسد لہ خوار لہ نصب و عذاب ۔ مین یہ بھی بتایا گیا تھا کہ جس طرح گوسالہ سامری عید کے دن جلایا گیا تھا جیسا کہ خروج ۳۲ سے ثابت ہے اسی طرح لیکھرام بھی اسلامی عید کے قریب قتل کیا جائیگا اس پر مولوی صاحب اعتراض کرتے ہین کہ توراۃ سے ثابت ہے کہ عید کے دن

خداوند تعالیٰ نے حضرت موسےٰ کو پہاڑ پر گوسالہ پرستی کی خبر دی تہی اور ان کے واپس آنے میں بہی کئی روز لگ گئے۔ پس بہرحال گوسالہ عید کے دن نہیں جلایا گیا۔ بلکہ کئی دن بعد جلایا گیا۔ حالانکہ مدارس کی ادنیٰ جماعتوں کے بچے بہی جانتے ہیں کہ اس پہاڑ کی بلندی نصف میل ۳۰ گز[ل] ہے۔ اور مسجدوں کی پرانی کتاب گلستان میں بہی لکھا ہوا ہے۔ کہ

اقل جبال الارض طور سینا ۔ لا اعظم عند الله قدراً و منزلاً

بہر طرفہ یہ کہ توارت خروج پ۱۹ میں ہے۔ اور خداوند نے موسےٰ سے کہا کہ لوگوں کے پاس جا اور آج اور کل میں انہیں پاک کر اور ان کے کپڑے دہلوا اور تیسرے دن تیار رہیں۔ کہ خداوند تیسرے دن سارے لوگوں کی نظر میں کوہ سینا پر اتر آئیگا۔ ۱۰۔ ۱۱۔ تب موسےٰ پہاڑ سے اتر کر لوگوں کے پاس گیا اور اس نے لوگوں کو پاک و صاف کیا۔ انہوں نے اپنے کپڑے دہلوائے اور اس نے لوگوں سے کہا کہ تیسرے دن طیار رہو۔ جوروؤں سے مت ملو۔ ۱۴۔ ۱۵۔ اور اس سے صاف ثابت ہے کہ دن کے اندر وہ واپس آ گئے تہے۔ اور ابہی اس قدر وقت باقی تہا کہ انہوں نے کپڑے بہی دہلوائے۔ بلکہ اسی باب کی آیت ۲۰ سے ۲۵ تک پڑھو۔ تو صاف پتہ لگتا ہے۔ کہ ایک ہی دن میں اوپر جاتے اور پہر نیچے آجاتے تہے۔ بلکہ مولوی صاحب نے خروج پ۳۲ کی عبارت نقل کی ہے۔ اس میں یہ تو آ گیا ہے۔ کہ انہوں عید منائی اور گوسالہ کے آگے قربانیاں کیں۔ اور کہانے پینے کو بیٹھے۔ اور کہیلنے کو اٹھے۔ تب خدا نے موسیٰ کو کہا اتر جا۔ اس کے بعد آیت ۱۵ سے اترنے کا حال یہ لکھا ہے اور موسیٰ پہاڑ سے پہر کر اتر گیا۔ اور جب یشوع نے لوگوں کی آواز جو پکار رہے تہے سنی۔ تو موسےٰ سے کہا کہ لشکرگاہ میں لڑائی کی آواز ہے۔ موسیٰ بولا یہ تو نہ فتح کے شور کی آواز نہ شکست کے شور کی آواز۔ بلکہ گانے کی آواز میں سنتا ہوں۔ اور یوں ہوا کہ جب وہ لشکرگاہ کے پاس آیا اور بچھڑا اور راگ ناچ دیکہا۔ پس یہ عبارت صاف صاف بتلاتی ہے۔ کہ ابہی عید کے کہیل راگ ناچ میں مشغول تہے۔ کہ حضرت موسیٰ واپس آ گئے تہے۔ ۳ زیادہ اعتراض ایسا ہوتا کہ براہ راست کسی مسلم نبی یا اس کے مسلم حال پر وارد ہوتا ہے۔ جیسا کہ یہی امرتسری مولوی صاحب لیکہرام والی پیشگوئی پر اعتراض کرتے ہیں۔ کہ لیکہرام کی نسبت مرزا صاحب کی یہ پیشگوئی تہی۔ کہ اس کی موت خارق عادت عذاب کے ساتہہ ہوگی۔ اور اس پر کوئی خارق عادت عذاب نہیں اترا بلکہ وہ ایک چہری سے قتل ہوا ہے۔ اور ایسی وارداتیں عموماً ہوا کرتی ہیں۔ یہ نہ کوئی ہیبت ناک عذاب ہے اور نہ خارق عادت موت ہے حالانکہ مولوی صاحب کا یہ اعتراض بعینہٖ جنگ بدر پر وارد ہوتا ہے۔ کیونکہ قرآن مجید سے صاف ثابت ہے۔ کہ کفار کا قتل عذاب تہا۔ جیسا کہ فرمایا ہے۔ قاتلوهم يعذبهم الله بايديكم پہر یہ بہی ثابت ہے۔ کہ بدر میں ان کا قتل ہونا ایک عظیم الشان معجزہ اور خارق عادت تہا۔ جیسا کہ خداوند کریم کے اس قول سے ثابت ہوتا ہے۔ ما رميت اذ رميت ولكن الله رمى۔ پہر خدا نے اس کو بالخصوص فرقان فرمایا ہے اور بہت سے مقاموں میں اس فرقان کو حضرت موسیٰ کے فرقان اور اس کے مقتولوں کو فرعون اور آل فرعون سے مشابہ بتایا ہے پس جس طرح حضرت موسیٰ کا فرقان معجزہ تہا۔ اسی طرح آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرقان بہی معجزہ ہے۔ پہر خداوند کریم اس کا نام بہی وہی بتایا ہے۔ جو کہ شریعت اور لسان قرآن میں معجزات و خوارق کا نام ہے چنانچہ فرمایا۔ لقد كان لكم آية في فئتين التقتا۔ اور اہل اسلام اس کو معجزہ اور خوارق عادت مانتے ہی ہیں۔ پس اگر خوارق عادت کے یہی معنے ہیں۔ جو مولوی صاحب نے لیکر حضرت مرزا صاحب پر اعتراض کیا ہے۔ تو پہر یہ اعتراض براہ راست آنحضرت صلعم (فداہ ابی و امی) پر وارد ہوتا ہے بلکہ حضرت اقدس ؑ کے الہام میں تو کوئی لفظ ایسا نہیں جو کہ بتاتا ہو۔ کہ وہ عذاب خارق عادت ہوگا۔ فقط نصب و عذاب موت و قتل کا ذکر ہے اور بدر کی نسبت تو خدا کے کلام میں موجود ہے۔ ہاں حضرت اقدس کے اپنے کلام میں یہ الفاظ ہیں۔ (جو معمولی تکلیفوں سے نرالا اور خارق عادت اور اپنے اندر الٰہی ہیبت رکہتا ہو۔) اور یہ عبارت اپنا مطلب خود بتاتی ہے کہ وہ عذاب ان معمولی اور معتاد تکلیفوں سے نہ ہوگا۔ کہ جن سے عادتاً کوئی انسان خالی نہیں ہوتا جیسا کہ سر درد وغیرہ۔ کیونکہ ایسی تکلیفوں کی نسبت پیشگوئی کچہہ قابل قدر نہیں ہوتی۔ بلکہ ایسی تکلیفوں سے وہ بالاتر ہوگا۔ ہاں جن معنے سے جنگ بدر کا قتل خارق عادت عذاب ہے۔ ان معنوں کی رو سے لیکہرام کا قتل بہی خارق عادت ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ خدا کے فرستادہ نے مدتوں پہلے قتل کی خبر دی اور پہر متحدیانہ طور پر دی اور پہر محض خدا کی تائید سے پوری ہوئی۔ اور بے شک یہ معجزہ اور خارق عادت ہے۔ اور اس کی نظیر بجز معجزات انبیاء کے ہرگز ہرگز نہیں پائی جاتی۔ ہاں نامعقول مولویوں کے فتوؤں سے بے شک ایسی وارداتیں ہوتی رہتی ہیں۔ پر مذکورہ بالا دو قتلوں کی نظیر ہرگز نہیں پائی جاتی۔ پس جب ان کے اعتراضوں کا یہ حال ہے۔ تو کیا بہتان کچہہ مدت تک دنیا پر پوشیدہ رہ سکتے ہیں۔ یا ساری دنیا کی آنکہیں وہ بند کر سکتے ہیں۔ یا سب دنیا تعصب کی ظلمت میں پہنسی ہوئی ہے۔ یا اگر وہ اپنے اعتراض کے پردہ سے صداقت کے آفتاب کو چہپانا چاہیں۔ تو وہ چہپ سکتا ہے کیا اگر ہمالیہ کے پاس کے رہنے والے ایک متعصب اور جغرافیہ سے ناواقف بلکہ مسجدوں کی ایک معمولی کتاب سے بے خبر نے۔ طور سینا کو ہمالیہ کی اونچی سے اونچی چوٹی پر قیاس کر کے یقینی طور پر یہ کہدیا۔ کہ موسےٰ کے واپس آنے میں بہی کئی روز لگ گئے اور جس کتاب کا حوالہ دیا۔ اس کے آگے پیچہے کو بہی نہ دیکہا۔ تو ایک منصف باخبر بہی اس جہالت میں اس کی ہاں میں ہاں ملا کر اپنی پردہ دری کریگا۔ یا تیرہ سو کی وہ عبارتیں جو اس کی پردہ دری کے لئے کافی ہیں۔ دنیا پر پوشیدہ رہ سکتی ہیں۔ یا اگر کسی نے تعصب سے اندہا ہو کر ایسا اعتراض کیا۔ جو مسلم راستبازوں پر وارد ہوتا ہو تو ان کو ماننے والے ایسے اعتراض کو حق بجانب تسلیم کریں گے۔ یا سب دنیا کی آنکہوں پر تعصب کا پردہ ہے۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ جیسا کہ میں نے پہلے ذکر کیا ہے۔ یہ اعتراض طالب حق کے لئے ہدایت کے راہ پر ہو جاتے ہیں۔ بلکہ میرا تجربہ ہے کہ بہت سے لوگ جو حضرت اقدس ؑ کی بیعت میں داخل ہوتے ہیں۔ ان کے لئے ابتدائی محرک ایسے اعتراض ہی ہوا کرتے۔ لہٰذا جب تک کوئی اور محرک ہو تو ہم لوگ ان کے واہیات اعتراضوں کے جواب پر اپنا وقت ضائع نہیں کرتے۔

چنانچہ اس وقت میں مولوی ثناء اللہ صاحب کے جس اعتراض کا جواب لکہنے لگا ہوں وہ میں نے مدت سے سنا ہوا ہے لیکن کبہی میرے وہم و گمان میں بہی نہیں گزرا تہا کہ میں یا کوئی اور اس کا جواب لکہے یا یہ کہ لکہنا چاہئے۔ اور اس وقت اس کی تحریک یوں ہوئی۔ کہ کسی شخص نے میرے ایک دوست سے اس کا جواب دریافت کیا تہا۔ اور بوجہ کم فرصتی کے اس نے مجہے دیدیا۔ اب میں پہلے اس اعتراض کو لکہتا ہوں اور پہر جواب لکہوں گا۔ اعتراض کا خلاصہ یہ ہے۔ کہ مرزا صاحب نے غلام دستگیر قصوری کی موت کو اپنی صداقت پر دلیل قرار دیا ہے۔ حالانکہ اس کی کتاب میں یہ دعا ہرگز نہیں ہے کہ اگر میں حق پر ہوں۔ تو مرزا صاحب پہلے مر جاویں اور اگر وہ حق پر ہیں۔ تو میں پہلے مر جاؤں۔ بلکہ اس کی کتاب میں اسی قدر ہے۔ کہ مرزا اور مرزائیوں کو ہلاک کر اور بس۔ اور استدلال تب ہی صحیح ہو سکتا ہے۔ کہ وہ اپنے لئے بہی دعا کرتا۔

الجواب۔ اس اعتراض کے جواب میں دو امر پر نظر کرنا ضروری ہے۔ اول یہ کہ قصوری کی موت سے حضرت مرزا صاحب کی صداقت پر استدلال کرنے میں ضروری ہے کہ قصوری اپنے لئے بہی ویسی ہی موت کی بددعا کرے۔ جیسی کہ اس نے حضرت مرزا صاحب کے لئے کی ہے۔ یا کہ فقط مرزا صاحب کے لئے بددعا کرنا ہی استدلال کے لئے کافی ہے۔ دوم یہ کہ اگر ضروری ہے۔ تو کیا قصوری کی کتاب سے یہ ثابت ہے یا نہیں۔ امر اول کی نسبت میں علیٰ وجہ البصیرت کہتا ہوں۔ کہ ہرگز ضروری نہیں ہے۔ کیونکہ حضرت اقدس نے یہ بہی لکہا ہے کہ اگر آپ اس قدر دعائیں کریں۔ کہ زبانوں میں زخم پڑ جاویں اور اس قدر رو رو کر سجدوں میں گریں کہ ناک گہس جائے اور آنسوؤں سے آنکہوں کے حلقے گل جاویں اور پلکیں جہڑ جاویں۔ اور کثرت گریہ زاری سے بینائی کم ہو جاوے اور آخر دماغ خالی ہو کر مرگی پڑنے لگے یا مالیخولیا ہو جاوے۔ تب بہی وہ دعائیں سنی نہیں جاویں گی۔ کیونکہ میں خدا سے آیا ہوں۔ جو شخص میری پر بددعا کریگا وہ بددعا اسی پر پڑیگی۔ اب ہم اس کی مطابق دیکہتے ہیں کہ کیا قصوری نے حضرت اقدس پر موت کی

ل۔ گر عیسائیوں کے موافق کوہ سینا ہی تسلیم کیا جاوے تو اس کی بلندی بہی ایک میل ۲۰۳ گز ہے۔

بد دعا کی ضرورت کی اور معترض بھی اس کو تسلیم کرتا ہے۔

کیا امام محمدؐ کی دعا کی طرح قصوری کی یہ بددعا حضرت مرزا صاحب پر وارد ہوئی یا کہ حضرت مرزا صاحب کے متحدیانہ دعوے اور پیشگوئی کے موافق خود قصوری پر الٹ پڑی۔ حضرت مرزا صاحب پہ ہرگز نہیں پڑی۔ وہ اللہ کے فضل سے کامیاب زندہ ہیں۔ بلکہ حضرت اقدس کے دعوے کے مطابق خود قصوری پر الٹ پڑی کہ وہ اپنے کامیاب دشمن کے سامنے ناکام مرگیا اور اپنی موت سے اپنے دشمن کے متحدیانہ دعوے کو ثابت کرکے اس کی صداقت پر دائمی شہادت چھوڑ گیا۔ اور ہمارا یہ دعوے (کہ قصوری کی موت سے حضرت مرزا صاحب کے من جانب اللہ ہونے پر استدلال کرنے میں کچھ ضرورت نہیں کہ قصوری نے اپنے لئے بھی موت کی بددعا کی ہو) قرآن مجید سے بھی ثابت ہے بلکہ حضرت مرزا صاحب نے تو کم از کم بددعا کا ذکر تو کیا ہے۔ لیکن قرآن مجید نے ان لوگوں کی موت کو بھی اپنے راست بازبندوں کی صداقت کی دلیل قرار دیا ہے۔ جو کہ ان راستبازوں کی ہلاکت اور دوائر کا انتظار اور تربص کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ وہ سید المرسلین اور خاتم النبین کو یہ پر تحدی جواب سکھاتا ہے۔ فانتظروا انی معکم من المنتظرین۔ ونحن نتربص بکم ان یصیبکم اللّٰہ بعذاب من عندہ او بایدینا فتربصوا انا معکم من المتربصین۔ علیھم دائرۃ السوء وغیر ذالک۔ پس اگر قرآن کی تبلائی ہوئی مذکورہ بالا دلیل کی لحاظ سے قصوری کی موت کو دیکھا جاوے۔ تو بھی وہ حضرت مرزا صاحب کے منجانب اللہ ہونے پر دلیل بین اور برہان ساطع ہے کیونکہ اس کی دعا کا مفہوم جسقدر کہ معترض کو بھی مسلم ہے اس کے منتظر ہلاکت مرزا صاحب اور متربص ہونے کا کافی مُثبت اس کی بددعا ہے۔ اور اس کے بعد اس کا ناکام جانا حضرت مرزا صاحب کے منجانب اللہ ہونے پر دلیل ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید نے بیان فرمایا ہے۔ پس جب یہ ثابت ہو گیا کہ استدلال مذکور میں یہ ضروری نہیں کہ قصوری اپنے لئے بھی دعا کرے لہذا اب اس کو ثابت کرنے کی بھی ضرورت نہ تھی۔ کہ اس نے اپنے لئے بھی بددعا کی ہے۔ پر باوجود اس کے میں بتاؤں گا۔ کہ قصوری نے اپنے لئے بھی بددعا موت کی ہے۔ اور یقیناً کی ہے۔ اس کے ثابت کرنے کے لئے میں آیت مباہلہ کی طرف توجہ دلاتا ہوں اور اس کے قابل توجہ الفاظ یہ ہیں۔ ثم نبتھل فنجعل لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ یہاں پر نہ تو میں کا ذکر ہے نہ اگر۔ مگر کا نام ونشان ہے۔ بلکہ اس کا مطلب صرف اس قدر ہے کہ جو فی الواقعہ اور عند اللہ کاذب ہیں۔ انپر لعنت کریں اور ظاہر ہے کہ اس مباہلہ پر بلانے والا نبی بلکہ خاتم الانبیاء ہے اور نبی کو اپنے صادق ہونے کا یقین کامل ہوتا ہے اور کاذب ہونیکا وہم وگمان تک نہیں ہوتا اور فریق ثانی بھی تب ہی مباہلہ پر جرأت کر سکتا ہے۔ کہ اس کو اپنے صدق کا یقین ہو۔ اور نبی کو کاذب خیال کرتا ہو۔ ورنہ وہ مباہلہ پر ہرگز جرأت نہیں کر سکتا یہی وجہ ہے کہ جن کو آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مباہلہ پہ مدعو فرمایا تھا۔ چونکہ وہ اپنے آپ کے صدق اور آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کذب پر یقین نہ رکھتے تھے۔ لہذا مباہلہ کے میدان میں آنے کی جرأت نہ کر سکے تھے۔ اس سے صاف ثابت ہے کہ جو دو فریق مباہلہ کریں گے۔ ان میں سے ہر ایک کا یہی یقین ہو گا کہ الکاذبین کا مصداق میں نہیں ہوں بلکہ فریق مقابل ہے اور ان کی بددعا کا یہ مطلب ہو گا کہ لعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ جو کہ یقیناً فریق مخالف ہے۔ لیکن باوجود اس کے پھر بھی یہ بددعا عام رہیگی کیونکہ اس کی علت کذب واقعی قرار دیا ہے نہ وہ جو کسی فریق کے اعتقاد یا الفاظ میں ہو پس جس میں یہ کذب واقعی ہو گا اُس پر یہ بددعا پڑیگی۔ بلکہ اگر کوئی فریق یہ کہے۔ کہ اے اللہ میرے مقابل کو لعنۃ اللہ علی الکاذبین کا مورد بنا تو چونکہ یہاں پر بھی کذب واقعی علت قرار دیا گیا ہے۔ جو کہ مقابل کے ساتھ مختص کیا بلکہ اب تک یہ بھی ثابت نہیں ہوا۔ کہ اس میں ہے بھی۔ اور زبان اور شریعت میں یہ قاعدہ مسلم رکھا گیا ہے کہ جب مورد خاص ہو اور علت حکم عام ہو تو حکم عام رہتا ہے۔

لہذا یہ دعاء مقابل کے ساتھ مخصوص نہ ہوگی بلکہ جس میں کذب واقعی پایا جائیگا۔ (خواہ وہ مقابل ہو یا خود داعی ہو) اس کو شامل رہیگی اس تمہید کے بعد قصوری کی طرف متوجہ ہوتے ہیں قصوری نے اپنی کتاب کے صفحہ ۲ سطر ۴ سے صفحہ ۴ سطروں تک بیان کیا ہے کہ میں مرزا صاحب کے ساتھ مباہلہ کرنے کے لئے اپنے فرزندوں کو لیکر لاہور مقام مباہلہ پر آیا اور سب شرائط بھی میں نے منظور کر لئے تھے۔ لیکن جب مرزا صاحب نے یہ جواب کسی کی معرفت دیا۔ کہ خطوط کا اعتبار نہیں پہلے اشتہار دو۔ تب ہم مباہلہ کریں گے۔ تو اس وقت میں نے یقین کر لیا کہ یہ اشتہاری میں اور میں مایوس ہو کر واپس چلا گیا پھر اس کتاب کے صفحہ ۲۶ و ۲۷ پر لکھتا ہے جیسا کہ تو نے ایک عالم ربانی حضرت محمد طاہر مولف مجمع بحار الانوار کی دعاء اور سعی سے اس مہدی کاذب اور جعلی مسیح کا بیڑا غارت کیا تھا ویسا ہی دعا والتجا اس فقیر قصوری سے مرزا قادیانی اور اس کے حواریوں کو۔۔۔ مورد اس آیت قرآنی کا بنا۔ فقطع دابر القوم الذین ظلموا والحمد للّٰہ رب العالمین الخ۔ اب ہم اس آیت پر غور کرتے ہیں کہ جس کے مصداق بنانے کی قصوری نے دعا کی ہے۔ ظاہر ہے کہ اس میں بھی نہ تو میں ہے نہ اگر مگر ہے اور قطع دابر کی علت الذین ظلموا یعنی ظلم واقعی قرار دیا ہوا ہے۔ جس کی نہ تو داعی کے ساتھ خصوصیت ہے۔ اور نہ مدعو علیہ کے ساتھ ہے اور نہ اس کی مورد بنانیکا یہ مطلب ہے۔ کہ پہلے الذین ظلموا کا اُنکو مورد بنا اور پھر قطع دابر کا بلکہ یہ ہے کہ جو الذین ظلموا کا مورد ہے اس کا قطع دابر کر ہاں جس طرح ہر ایک فریق مباہل کے نزدیک الکاذبین کے مفہوم عام کا مورد خاص فریق مقابل ہوتا۔ اسی طرح قصوری کے نزدیک الذین ظلموا کے مفہوم عام کا مورد خاص مرزا صاحب ہیں لیکن جس طرح لعنۃ اللہ علی الکاذبین اپنی مفہوم اور علت کے عموم کی وجہ سے عام بددعا ہے اور خصوص مورد اس کے عموم کو باطل نہیں کر سکتا۔ خواہ وہ تخصیص نیت واعتقاد میں ہو یا الفاظ میں ہو اسی طرح الٰھم اقطع دابر القوم الذین ظلموا بھی اپنے مفہوم اور علت کے عموم کے لحاظ سے عام بددعا ہے جو کہ فریقین میں سے ہر ایک کو شامل ہو سکتی ہے اور مورد خاص کی تخصیص اس عموم کو باطل نہیں کر سکتی خواہ وہ نیت واعتقاد تک محدود ہے یا الفاظ میں بھی کی جاوے۔ ہاں اگر کوئی قصوری کی تخصیص کو سب اہل زبان اور رسول اور خدا تعالیٰ کی تخصیص سے زیادہ قوی تسلیم کرتا ہو جو سب قواعد کو پامال کر کے ایک ٹانگ پر کھڑی رہ سکتی ہو اور پھر تخصیص بھی ایسے مورد کی کہ اس کی خود دعا اور واقعہ شہادت دیتے ہیں کہ علت بددعا اس میں موجود نہیں تو یہ اس کا اختیار ہے لیکن ابھی ہم اس بات کو ماننے کے لئے تیار نہیں ہیں غرض کہ جن قواعد کے مطابق خدا اور رسول اور انسانوں کے کلام کے معنے کئے جاتے ہیں ان کے لحاظ سے قصوری کی اس بددعا کا خلاصہ یہ ہوتا ہے کہ اے ارحم الراحمین تو القوم الذین ظلموا (ظالم لوگوں کا) کا جو واقعی مصداق ہے اس کا قطع دابر کر دے اور وہ میرے نزدیک یقیناً مرزا ہے۔

اور جب کہ آنحضرۃ صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث میں بھی روایت بالمعنے کثرت کے ساتھ موجود ہے۔ جو کہ علاوہ حامل شریعت ہونے کے من کذب علی متعمدا کا سخت وعید بھی اپنے ساتھ رکھتی ہے تو اگر تفصیل کی غرض سے قصوری کی عام بددعا کی روایت بالمعنے کر دی تو کونسا نقص لازم آگیا۔ اور چونکہ موت تو ہر ایک پر آنیوالی ہے۔ لہذا ایسی بددعاؤں میں عرفاً یہی معتبر ہے کہ فریق ثانی سے پہلے مر جاوے نہ یہ کہ کبھی مر جاوے اسی وجہ سے خداوند تعالیٰ نے ایسے عذابوں میں بھی وانتم تنظرون۔ فرمایا ہے اور یہ مسلم قاعدہ ہے کہ المعروف کالمشروط اور خداوند کریم وامر بالعرف فرماتا ہے تو اگر اس معروف اور معتبر شرط کو ظاہر کر دیا۔ تو کونسا نقص ہو گیا ہر ایک عقلمند غور کر سکتا ہے۔ کہ اگر قصوری کی اس عام بددعا کی تفصیل کریں تو بجز اس کے اور کیا ہوگی کہ اگر میں ظالم ہوں یا حق پر نہیں ہوں تو مجھے پہلے ہلاک کر اور اگر مرزا غلام احمد ظالم ہے یا حق پر نہیں ہے تو اس کو مجھ سے پہلے ہلاک کر۔۔۔ علیہم نے قطع دابر کر کے اسی شخص کو الذین ظلموا کے مفہوم عام کا مصداق ثابت کیا ہے کہ جس کو قصوری نے اس کا واقعی مصداق ظاہر کیا تھا یا کہ خود قصوری ہی کا قطع دابر کر کے ثابت کر دیا ہے کہ وہ خود ہی اس کا مصداق واقعی تھا تو ظاہر ہے کہ جس کو قصوری نے الذین ظلموا کے عام مفہوم کا مصداق قرار دیا تھا۔ وہ تو اب تک کامیاب زندہ ہے اور محمد طاہر صاحب کے مدعو علیہ کی طرح اس کا ہرگز بیڑا غارت نہیں ہوا۔ بلکہ کشتی نوح کی طرح اس کا بیڑا بہت سے انسانوں کی نجات کا ذریعہ ہو رہا ہے۔ جس سے صاف ثابت ہوا کہ وہ الذین ظلموا کا مصداق واقعی نہیں ہے۔ جیسا کہ قصوری نے اپنے قصور سے یقین کیا تھا اور نہ اس میں وہ ظلم ہے جو کہ قطع دابر کی علت قرار دیا گیا ہے۔ بلکہ خود قصوری اپنے کامیاب

دشمن کے سامنے اس بددعا کے شائع کرنے کے چند ہی روز بعد ناکام ہلاک ہو گیا جس سے صاف صاف ثابت ہو گیا کہ وہ خود ہی الذین ظلموا کا واقعی مورد تہا۔ اور اسی میں وہ واقعی ظلم تہا۔ جو لہ قطع وابر کی علت قرار دیا گیا تہا۔ والحمد للہ رب العالمین

اب جواب تو ہو چکا لیکن میں ناظرین کو ایک عجیب بات تبلانے سے نہیں رکتا۔ اور وہ یہ ہے۔ کہ یہ اعتراض کرنیوالے وہی مولوی صاحب ہیں جو خروج باب ۳۲ کے حوالجات سے ثابت کرتے ہیں۔ کہ حضرت موسے کے واپس آنے میں کئی روز لگ گئے ہوں گے نہیں بلکہ لگ گئے۔ حالانکہ خروج میں اس کے خلاف صریح طور پر موجود ہے اور قصوری کی بددعا پر پہر یہ اعتراض کرتے ہیں خیر ہم معترض صاحب کو تو نہ مخاطب کرتے ہیں۔ اور اس کو مناسب خیال کرتے ہیں۔ ہاں جس صاحب نے ہمارے ایک دوست سے جواب طلب فرمایا ہے ان کو اس قدر کہتے ہیں۔ کہ جس طرح آپ نے معترض صاحب کے سوال کا جواب طلب کیا ہے۔ اسی طرح آپ ہمارے اعتراض کا جواب بہی طلب کریں جس میں ہمارے پیش کردہ حوالجات کی تردید کے علاوہ خروج سے کوئی ایسا حوالہ دیا جاوے۔ جس سے یہ ثابت ہو۔ کہ اس وقت واپس آنے میں کئی روز لگ گئے تھے۔ یا کم از کم یہ کہ ایک دن میں اس پہاڑ سے اس لشکر گاہ تک ایک دن میں نہ کبھی آ ہی اور نہ آ سکتے تھے۔ اور اگر ایسا نہ کر سکیں اور انشاء اللہ نہ کر سکیں گے۔ تو پہر ان کو خوف خدا کی نصیحت کریں۔

محمد سرور

مصری اخبارات کا انتخاب

مراکش

ایک جرمنی اخبار نے ان اسباب کو بیان کیا ہے جن کی بنا پر جرمنی نے معاملات مراکش میں دخل دینا شروع کیا ہے یہ ایک راز ہے جس کو اب تک کوئی نہیں جانتا تہا۔ اخبار مشار الیہ بیان کرتا ہے کہ سلطان مراکش تقریباً جرمنی نسل سے ہیں اور جرمنی کو حق حاصل ہے کہ معاملات مراکش کا اہتمام کرے۔ کیونکہ سلطان جرمنی ہیں۔ اور ایک طرف سے ان کا رشتہ جرمنی سے ملتا ہے جرمن سیاح موسیو جانبت نے کہ گذشتہ بہار میں مراکش کا سفر کیا تہا۔ اور وہاں انہیں وہ واقعات پیش آئے جن کا اشارہ بیرن رشتو فن کی کتاب ابیض میں کیا ہے۔ اپنے سفر کے متعلق ایک کتاب لکہی ہے اور اس میں بیان کیا ہے کہ موجودہ سلطان کی دادی کی ماں جرمنی نسل کی تہیں۔ اور ان کا نام ساجنا تہا۔ مقام ... واقع جرمنی میں پیدا ہوئیں۔ اور اتفاق سے سواحل مراکش پر قید ہو گئیں اور ۱۷۸۸ء میں سلطان مراکش کے ہاتہ پر فروخت ہوئیں لیکن انگریز اس واقعہ سے انکار کرتے ہیں وہ کہتے ہیں کہ سلطان کی دادی کا یہ نام تہا اور وہ آئرلینڈ کی تہیں ... مراکش انگریزی نسل سے ہیں اس مسئلہ میں ابتک فریقین میں اختلاف ...

بدر صادق

۱۳ محرم ۱۳۲۴ھ مطابق ۹ مارچ ۱۹۰۶ء

کیا مسیح موعود کے منکر کافر ہیں؟

لفظ کافر کا اطلاق کن لوگوں پر ہو سکتا ہے

محمد نواب خان صاحب ثاقب کی تصنیف کردہ نظم جو حضرت مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم کی قبر پر لکہی گئی ہے اور اخبار بدر میں چہاپی گئی تہی۔ اس میں سے محبی ملک مولا بخش صاحب رئیس گورالی نے یہ شعر

مسیحا کو جو مانے اس کو وہ مومن سمجہتا تہا
مسیحائی کا منکر شخص نزدیک اس کے کافر تہا

پیش کر کے بذریعہ خط دریافت کیا ہے۔ کہ کیا حضرت مرزا صاحب کو مسیح موعود نہ ماننے والے کو کافر ماننا چاہیئے۔؟

چونکہ اس مسئلہ کے متعلق اور بہی بعض لوگ دریافت کیا کرتے ہیں۔ اس واسطے مناسب معلوم ہوتا ہے۔ کہ اس پر کسی قدر مفصل بحث کر دی جاوے۔

سب سے اول لفظ کافر کو دیکہنا چاہیئے۔ کہ اس کے معنے بلحاظ لغت کے کیا ہیں اور پہر یہ دیکہنا چاہیئے۔ کہ بلحاظ اصطلاح شرعی کی اس کا کیا مطلب ہے۔ اور مسلمانوں کے درمیان عموماً یہ لفظ کن معنوں میں اور کن وجوہات پر استعمال ہوتا رہا ہے اور اب ہو رہا ہے۔

سو لفظ کافر کے لغوی معنے ہیں ڈہانکنے والا۔ چہپانیوالا۔ الکفرُ ستر الشیٔ۔ کفر کے معنے ہیں۔ کسی شے کو چہپانا۔ چونکہ جو شخص کسی بات کو نہیں مانتا۔ وہ بہی اس شے کی عظمت اور خوبی اور اصلیت کو چہپاتا ہے۔ اس واسطے اس کو بہی کافر کہتے ہیں۔ اس لحاظ سے کافر کے معنے ہیں۔ انکار کرنیوالا الکفر ضد الایمان۔ لفظ ایمان کے بالمقابل لفظ کفر ہے ایمان کے معنے ہیں مان لینا۔ اور کفر کے معنے ہیں۔ انکار کر دینا

جو شخص خدا تعالیٰ کا حکم مانتا ہے۔ اور شیطان کی ترغیب کو نہیں مانتا۔ وہ خدا کا مومن ہے اور شیطان کا کافر اور جو شیطان کے پہندے میں پہنس جاتا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے حکموں کو ٹالدیتا ہے۔ وہ اللہ تعالیٰ کا کافر ہے۔ اور شیطان کا مومن ہے۔

پس کفر کئی وجوہات سے ہوتا ہے جو شخص اللہ تعالیٰ کو نہیں مانتا وہ کفر باللہ کا مجرم ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کے رسول پر ایمان نہیں لاتا۔ وہ کفر بالرسول کے گناہ کا مرتکب ہوتا ہے۔ ایسا ہی جو لوگ ملائکہ یا کتب یا حشر نشر پر ایمان نہیں لاتے وہ ان خاص باتوں کے کافر ہیں۔ لیکن ایمانیات کی عظیم الشان باتیں باہم ایک دوسرے کے ساتہ ایسا تعلق رکہتی ہیں۔ کہ ایک کے کفر سے انسان سب کا کافر ہو جاتا ہے اور ہر ایک ایمانی لذت اس کے دل سے نکل جاتی ہے۔

مختصر اشرعیت کی اصطلاح میں کافر وہ ہے۔ جو دائرۂ اسلام سے خارج ہے۔ اور لفظ کفر لفظ اسلام کی ضد ہے

لیکن اس زمانہ میں جہاں ہمارے علماء کے درمیان اور بہت سی غلطیاں اور نقص وارد ہو گئے ہیں۔ وہاں ایک یہ بہی ہے۔ کہ ان بزرگوں نے کسی کو کافر بنا دینا بہت آسان سمجہ رکہا ہے۔ اور جس طرح ابتدائے اسلام میں ہر مسلمان کے کارنامہ میں یہ بات درج ہوتی تہی۔ کہ اس کی طفیل دس بیس ... مسلمان ہو جاتے تہے۔ اس طرح ان بزرگوں نے یہ خدمت اپنے ذمہ لی ہے۔ کہ ہر ایک عالم دس بیس کافر اپنی عمر میں بنا ڈالے۔ ذرا ذرا سی بات پر کفر کا فتویٰ دینے کے واسطے کمربستہ ہو جاتے ہیں کسی نے نماز میں رفع یدین کر دی۔ تو کافر ہو گیا۔ کسی نے آمین اونچی آواز سے کہدی کافر ہو گیا کسی نے نماز میں ٹخنہ سے ٹخنہ ملایا تو کافر ہو گیا۔ اور کسی نے مولوی کے وعظ میں اس کی کسی بات پر سوال کر دیا۔ خواہ بات مولوی کی من گہڑت ہی ہو۔ اور خواہ سائل نے سمجہنے کی خاطر ہی سوال کر دیا ہو تو کافر ہو گیا۔ سکول کے لڑکے نے مسجد میں آ کر کہا کہ زمین گول ہے۔ تو کافر ہو گیا۔ اور اگر بہولے چوکے کوئی انگریزی کتاب ساتہ لے کر مسجد میں داخل ہو گیا تو کافر ہو گیا۔ شیعوں کے نزدیک سنی کافر۔ سنیوں کے نزدیک شیعہ کافر۔ مقلدین کے نزدیک غیر مقلدین کافر۔ غیر مقلدین کے نزدیک مقلد کافر۔ کسی کے نزدیک علی گڑہ کے نیچری کافر۔ کسی کے نزدیک ندوہ کے ممبر کافر۔ کسی کے نزدیک قبروں پر جانے والے کافر۔ کسی کے نزدیک نہ جانے والے کافر۔ بیرونی کفر۔ عیسائی۔ یہودی۔ ہندو۔ بدہ۔ جینی آریہ۔ ... پارسی۔ قبطی کا تو ذکر ہی کیا۔ یہاں تو سارا گہر ہی کفر سے بہرا ہوا نظر آتا ہے۔ ع

ہر طرف کفر است جوشان ہمچو افواج یزید

ان مولویوں کے کفر کے فتوے کسی عظمت اور عزت کے لائق نہیں ہوتے اور ان کی تعداد بالخصوص اس زمانہ میں زیادہ ہو گئی ہے۔ لیکن ایک کفر کا فتویٰ ہمیشہ ملہمین اور مصلحین پر لگتا آیا ہے۔ جنہوں نے خدا سے الہام پا کر دین کی تجدید کی۔ وہ بہی ضرور نشانہ کفر ہوئے۔ چنانچہ امام ابو حنیفہ پر شیخ عبد القادر صاحب پر۔ مجدد الف ثانی پر سب پر کفر کے فتوے لگے ... اور سب سے آخری فرقہ اور جماعت

جس پر کفر کا فتویٰ لگایا گیا وہ ہماری جماعت یعنی فرقہ احمدیہ ہے۔ اور اس جماعت کا امام یعنی حضرت مرزا غلام احمد صاحب مسیح موعود و مہدی معہود ہیں۔ پس جن لوگوں پر کفر کے فتوے لگائے جاتے ہیں۔ وہ دو قسم کے لوگ ہوتے ہیں۔ ایک تو عام علماء جن کا دعویٰ ملہم یا مامور ہونے کا نہیں ہوتا۔ اور دوسرے وہ روحانی علماء جو خدا کی طرف سے مامور اور مصلح قوم ہونے کا دعویٰ کرتے ہیں۔ ان لوگوں پر کفر کا فتویٰ لگایا جاتا ہے مگر یہ خود کسی کے واسطے کفر کا فتویٰ طیار کرنے کی کوشش نہیں کرتے تو ان کے مخالف اپنے اعمال سے خود بخود اس حالت میں داخل ہو جاتے ہیں۔ جو حالت کفر ہوتی ہے۔

اس تمہید کے بعد اب میں اصل مطلب کی طرف آتا ہوں کہ ہمارے مخالفین کا ذہن یا نہیں۔ اور اس کے واسطے میں چند ایک باتیں نمبروار پیش کرتا ہوں۔ جس سے خود بخود ثابت ہو جائیگا کہ وہ لوگ کیا ہیں۔

(۱) خود ان لوگوں اور ان لوگوں کے مولویوں سے سوال کرنا چاہیئے کہ تمہارے نزدیک جو مسیح اور مہدی آسمان سے یا زمین سے نکلنے والا ہے۔ جب وہ آویگا۔ تو جو لوگ اس کو نہ مانیں گے۔ وہ کافر ہوں گے یا نہ ہوں گے۔

ہمارے ایمان میں یہ مسیح اور مہدی وہی موعود ہے۔ جس کا وعدہ کیا گیا تھا۔ اور یہ سچا ہے۔

(۲) حدیث شریف میں آیا ہے کہ جو شخص کسی کو کافر کہتا ہے تو وہ کفر اس شخص کو جا لگتا ہے۔ بشرطیکہ وہ کافر ہو۔ لیکن اگر وہ کافر نہ ہو۔ تو لوٹ کر وہ کفر اس شخص کو جا لگتا ہے۔ جس نے کفر کا فتویٰ دیا تھا۔

حضرت مرزا صاحب پر کفر کا فتویٰ لگایا گیا ہے۔ اگر وہ (نعوذ باللہ) خدا کے نزدیک کافر ہیں۔ تب تو علماء کی بات بن گئی۔ اور اگر وہ نہیں ہیں (اور فی الحقیقت نہیں ہیں) تو پھر یہ کفر لوٹ کر کس پر پڑا؟ **بینوا و توجروا۔**

(۳) خداتعالیٰ کے تمام رسولوں پر ایمان لانا شرائط اسلام میں داخل ہے۔ ایک شخص آدم سے لیکر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم تک سب پر ایمان لاتا ہے۔ درمیان میں سے ایک رسول کو (بالغرض مسیح بن مریم ہی سہی) نہیں مانتا۔ کہتا ہے وہ تو کافر تھا۔ بتلاؤ وہ شخص یہودی کہلائیگا۔ یا مسلمان۔

حضرت مرزا صاحب بھی اللہ تعالیٰ کے رسولوں میں سے ایک رسول ہیں۔ جو خدا کے رسولوں میں سے ایک کا انکار کرتا ہو اس کا کیا حشر ہوگا۔ آپ ہی بتلائیے۔ مگر انصاف شرط ہے۔

مختصر الفاظ میں ہم نے یہ تین سوال اس جگہ پیش کئے ہیں۔ یہ سوال ان علماء کے سامنے پیش کرنے چاہئیں۔ جو ہمارے مخالف ہیں۔ اور ان کے جواب جو کچھ وہ دے سکتے ہیں وہی جواب ہماری طرف سے ان لوگوں کے حق میں ہے۔

یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اللہ تعالیٰ کے نبی اور مرسل اور مجدد لوگوں کو مومن اور مسلمان بنانے کے واسطے آیا کرتے ہیں۔ ان کا یہ کام نہیں ہوتا۔ کہ وہ کسی کو کافر بنائیں۔ اور اسی واسطے ناظرین نے کبھی نہ سُنا دیکھا ہوگا۔ کہ انبیاء نے بڑے اہتمام کے ساتھ کسی کے واسطے کفر کا فتویٰ طیار کیا ہو۔ اور اُس پر مُہریں لگوائی ہوں۔ جیسا کہ آج کل کے علماء کا حال ہے۔ لیکن خدا کے مرسلین ہمیشہ مومنین کی ایک جماعت بنانے کے واسطے آتے ہیں اور وہ جماعت خداتعالیٰ کے حکم سے بنائی جاتی ہے۔ اور اس کے بنانے کی ضرورت یہ ہوتی ہے۔ کہ عام حالت دنیا کی ایسی ہو گئی ہوتی ہے۔ کہ گویا ایمان زمین سے نکلکر ثریا پر چلا گیا ہو تب وہ نبی دوبارہ دنیا میں ایمان قائم کرتا ہے اور جو لوگ اس کی متابعت حاصل کرتے ہیں۔ وہ اُس ایمان سے حصّہ لیتے ہیں۔ اور جو لوگ اس کی متابعت میں داخل نہیں ہوتے بلکہ مخالفت کرتے ہیں۔ وہ اس ایمان سے خارج رہتے ہیں۔ جو خداتعالیٰ اس کے ذریعہ سے دنیا میں قائم کرنا چاہتا ہے۔

آغاز عیسویت ہند میں۔ ہند میں عیسویت کے آغاز کی تاریخ اخبار نور افشاں نے ایک کالم اخبار میں شائع کی ہے ایسے بڑے عظیم الشان مسئلہ کو صرف ایک کالم میں آغاز کر کے ایک ہی میں ختم کر دینا ہند میں عیسائیت کی اشاعت کے معاملہ کو بہت سخت لیکن بجا نا امیدی میں ڈالتا ہے۔ تاہم اس وقت جو انجام عیسویت کا نظر آرہا ہے۔ اس کے لحاظ سے اُمید ہے۔ کہ انشاء اللہ تعالیٰ اب آغاز کے کالم کے ساتھ ایک انجام کا کالم لگنے سے عیسویت کی تاریخ پوری ہو جائیگی ہم اس پر سردست کچھ لکھنا نہیں چاہتے۔ صرف ہمعصر نور افشان کو اس آغاز اور انجام کے متعلق دو نہایت ضروری باتوں کی طرح توجہ دلاتے ہیں۔ جن کے بغیر یہ تاریخ کسی صورت میں مکمل اور مفید نہیں ہو سکتی۔ اور وہ یہ ہے کہ اگرچہ جیسا کہ آپنے لکھا ہے مسیح کا حواری تھوما رسول بھی ہند میں ضرور آیا تھا۔ لیکن اس سے بھی بڑھ کر ہندوستان کو یہ فخر حاصل ہے۔ کہ خود حضرت عیسےٰ علیہ السلام ہندوستان میں تشریف لائے تھے اور اسی خاک ہند کو اپنا دائمی خوابگاہ بنایا۔ اور کشمیر جنت نظیر میں اب تک آرام فرما رہے ہیں۔ پس عیسویت کا آغاز ہند میں تھوما حواری کے ساتھ نہیں۔ بلکہ حضرت مسیح کے ساتھ ہوا اور ایسا ہی ہند میں بلکہ دنیا بھر میں عیسویت کا انجام بھی مسیح کے ذریعہ سے ہی ہونے والا ہے۔ ان ہر دو باتوں کو مدنظر رکھا جاوے تو عیسائیت کی تاریخ میں ہند کا باب سب سے زیادہ دلچسپی رکھنے والا ہے چاہیئے کہ عیسائی صاحبان آئندہ ایسی غفلت نہ کریں۔ کہ ہند میں عیسائیت کی تاریخ کے مضامین لکھتے وقت ان ضروری اور مفید نکتوں کو چھوڑ دیں۔

تھوما کی عظمت۔ نور افشان مورخہ ۲۔ مارچ ۱۹۰۶ء کے صفحہ ۴ کالم ا میں لکھا ہے۔ کہ تھوما حواری کو جب ہند کے آنے کے واسطے مقرر کیا گیا۔ تو تھوما نے انکار کیا۔ تب یسوع نے تھوما کو ایک ہندوستانی کے ہاتھ تیس ۳۰ روپیہ پر فروخت کر دیا۔ اور اس طرح تھوما کو غلام بن کر مجبوراً ہند میں آنا پڑا۔ گو اس روایت میں تھوما کے اخلاق کو سرکشی اور بغاوت کا جو داغ لگایا گیا ہے وہ یسوع کے حواریوں کی عام عادت کا ایک حصہ ہے۔ تاہم ہند کے واسطے یہ بھی ایک فخر کا مقام ہے کہ جو حواری اس ملک کے واسطے منتخب ہوا۔ اس کی قیمت خود یسوع سے کم نہ تھی۔ کیونکہ یسوع بھی ۳۰ روپیہ پر فروخت ہوا تھا۔ اور تھوما بھی ۳۰ پر فروخت ہوا۔

یسوع ہی تھوما تھا۔ ہند میں تھوما کا آنا تو سب عیسائی علانیہ تسلیم کرتے ہیں۔ اور پرانی کتب اور تاریخ سے یہ بھی ثابت ہو گیا ہے۔ کہ یسوع ہند میں آیا تھا۔ یسوع کے تیس ۳۰ روپے پر فروخت ہونیوالا واقع تو اناجیل سے ثابت ہے۔ لیکن تھوما کی ۳۰ روپیہ پر فروخت ہونا کوئی پختہ تاریخی شہادت نہیں رکھتا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ دراصل دو مختلف قصوں کو یہاں خلط ملط کیا گیا ہے۔ اصل میں تو وہ یسوع ہی تھا۔ جو تیس روپیہ پر فروخت ہوا۔ اور یسوع ہی تھا۔ جو ہند کو آیا ممکن ہے۔ کہ تھوما بھی آپکے ساتھ آیا ہو۔ کیونکہ یسوع کی قبر کے ساتھ کشمیر میں ایک اور قبر بھی ہے۔ اس واسطے کسی قصہ نویس نے بات کو مخفی رکھنے کے واسطے یسوع کی بجائے تھوما کا لفظ لکھ دیا۔ آخر استاد و شاگرد ایک ہی وجود ہوتا ہے۔ اور پھر تھوما بھی ہمراہ تو تھا ہی۔ اس طرح اصل واقع کسی قدر شبہ میں پڑ گیا۔ اور یہود کے واسطے ولکن شبہ لہم والی بات پوری ہو گئی۔

مسلمانان چین

ہم اس مضمون کو المؤید (نمبر ۴۷۵۰) و طرابلس (نمبر ۶۱۳) و ثمرات الفنون (نمبر ۱۵۴۳) سے انتخاب کر کے شائع کرتے ہیں۔

مسلمانان چین اپنی زبان کے علاوہ ترکی و عربی بھی سیکھتے ہیں مغربی حصہ چین کا اکثر باشندے مسلمان ہیں اور سب زندہ دل ہیں اور کام کرنا پسند کرتے ہیں۔ غیر زبانیں بہت آسانی سے سیکھ لیتے ہیں گورنمنٹ چین کا برتاؤ بھی اُن کے ساتھ اچھا ہے اور خاص طور ان کی طرف میلان رہتا ہے۔ مغربی چینی ولایتوں کے حاکم کل مسلمان ہیں اور چینیوں میں اسلام کا بڑا اثر ہے کیونکہ بدھ مذہب والے بھی عادات و اخلاق میں اپنے ہم وطن مسلمانوں کی تقلید کرتے ہیں۔ اکثر بڑے بڑے عہدہ دار مسلمان ہیں۔ خصوصاً عہدہ داران

سررشتہ علوم وفنون۔ مسلمان خاص طور پر تجارت اور فوجی زندگی کے شوقین ہین۔ مشہور چینی جنرل (ماہ) مسلمان ہے۔ اسی نے چینی زیر ... کی مدد سے منچوریا کی فوجین ... طریق پر مرتب کی ہین۔ اس فوج کے بہتر ین سپاہی مسلمان ہین۔ قسطنطنیہ کے اخبارون نے لیوانٹ ہرالڈ کار سپانڈنٹ سے لیکر ایک مضمون شائع کیا ہے۔ جسمین مضمون نگار نے اجمالاً چین کے حالات لکھنے کے بعد وہان کے مسلمانون کی کیفیت لکھی ہے۔ ناظرین کے لئے ہم اس کا خلاصہ نقل کرتے ہین۔ وہ کہتا ہے۔

جنگ تای پین کے قبل یونان (ایک چینی صوبہ کا نام ہے) مسلمانون کا ملجا تھا۔ تمام مسلمان چین وہین جمع تھے۔ اور وہین اقامت رکھتے تھے۔ ان مین صناع بھی تھے۔ تاجر بھی تھے۔ اور ارباب حرفت بھی۔ اب یعنی اس جنگ کے بعد جو کھنڈر باقی ہین ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ یہ صوبہ بہت با رونق و آباد تھا بالفعل مسلمانون کے اکثر علاقے ہین۔ اور مین نے بعض مہتم بالشان علاقے دیکھے اور وہان کے باشندون کے حالات سے پوری واقفیت حاصل کی۔ اور اب میرے لئے ممکن ہے کہ ان مین اور بدھ مذہب والون مین جو دونون ایک ہی پیشہ اور ایک ہی شغل کرتے ہین۔ مقابلہ کرون مین ان کی عادتین اچھی دیکھین۔ اور ان مین ضعف پایا۔ اس لئے مین کہتا ہون کہ:۔

اکثر مسلمانان یونان واقع چین زراعت پیشہ ہین اور جس زمین کی زراعت کرتے ہین۔ اس کو زندہ کر دیتے ہین وہ خود زندہ دل۔ ذہین اور عمدہ صفات سے موصوف ہین۔ مین نے ان کی اکثر جایدادین دیکھین۔ سرداران قبیلہ مجھ سے تعظیم وتکریم سے ملتے تھے۔ ان کے مدرسون مین دینی ودنیاوی علوم کی تدریس کی کیفیت دیکھکر مجھکو تعجب ہوا۔ چین کے بودھ جہالت کے دائرہ مین منحصر ہین۔ اور بھنگ پیتے پیتے ان کی عقل جاتی رہی۔

مسلمانون کی جایدادون کی صفائی اور مکانات کی ترتیب سے بھی مجھکو تعجب ہوا۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ ان کی منزلی زندگی اچھی ہے اور گھر کے ممبرون مین اتفاق رہتا ہے۔ ان جایدادون کی دوسری جانب بدھ مذہب والون کی جایدادین ہین۔ جو بلحاظ مستقیم صفائی وطہارت کے اعتبار سے اس کے مخالف ہین۔ اسی وجہ سے ان مین متعدی امراض اور خبیث بیماریون کی کثرت ہے۔

مین نے کارخانون کی سیر کرتے وقت دیکھا کہ مسلمانون کا کام بودھون سے بہت زیادہ ہے۔ وہ تکلیف پر صبر کرتے ہین۔ اور ضبط اشتغال مین کوشان رہتے ہین۔ اور صفائی کا خیال رکھتے ہین بخلاف بدھون کے کہ ان مین کاہلی عام ہے۔ غلاظت کا انہین خیال نہین۔ اور ان کے حرکات وافعال سے کوئی ایسی بات نہین ظاہر ہوتی جس سے معلوم ہو کہ ان مین کچھ بھی عقل یا تمیز ہے۔

علاوہ برین مسلمان طب کے فوائد کی پوری قدر کرتے ہین اور امور حفظان صحت کا لحاظ رکھتے ہین۔ اور ایک طبیب ہونے کی حیثیت سے مین نے ان مین یہ خاص کیفیت دیکھی۔

لیکن بودھ مذہب والے بیماریون کو تقدیری سمجھتے ہین۔ کہ ان سے کوئی چیز ... نہین ہو سکتی اسی وجہ سے ان مین مسلمانون سے دس گنا زیادہ موتین ہوتی ہین۔

غرض کہ مسلمانان یونان کی حالت ہر پہلو سے بہت عمدہ ہے مسلمان فضل وکمال سے واقف ہین۔ اور چیزون مین امتیاز کر سکتے ہین۔ ان مین اور ان کے ہمسایون مین کوئی نسبت نہین۔

انگریزی اخبار اوپسر وہ لکھتا ہے۔ کہ مسلمانان چین قدیم زمانہ سے علم کے خواہشمند ہین۔ اور تحصیل علم مین رغبت وشوق سے مشغول رہتے ہین۔ اکثر تحصیل علم کی خواہش سے ہندوستان یا جزائر جاوہ وسیلون کا سفر کرتے ہین اور تین زبانین سیکھتے ہین عربی۔ ترکی۔ چغتائی زبان۔ سفر سے واپس آنے کے بعد ان مین سے کسی ایک زبان کی مسلمان لڑکون کو خاص خاص مدرسون مین جو اسی غرض سے کھولے جاتے ہین۔ تعلیم دیتے ہین۔ ساحلی مسلمان باشندے عربی زبان سیکھنے کا زیادہ اہتمام کرتے ہین کیونکہ تجارتی معاملات مین اس کی بڑی ضرورت انہیں پڑتی ہے اندرون ملک یا سرحد مغولستان (منگولیا۔ مغولیہ) کے باشندے بیشتر ہمت چغتائی زبان حاصل کرنے مین صرف کرتے ہین۔

جاپان وروس کی آخری جنگ کے زمانہ مین گورنمنٹ چین نے ملک کی حفاظت ومدافعت کا کام اس فوج کے سپرد کیا تھا۔ جو مسلمانون سے مرتب تھی۔ اسلام کی امتیازی تربیت کی بدولت اب یہ دیکھنا ممکن ہو گیا ہے کہ چین مین بھی باقاعدہ مطیع فوج ہے۔ جو ملکی حقوق کی جانب سے مدافعت کر رہی ہے۔ مسلمانون کی تعداد البتہ اس وسیع ملک مین دوسرے باشندون کی نسبت کم ہے۔ لیکن ان کا اثر اور ان کی اہمیت ایسی زیادہ ہے۔ کہ تعداد کو دیکھتے قیاس مین نہین آتی۔

اہتمام ووقت نظر کے قابل یہ بات ہے کہ چین کے اکثر حکام و رؤسا خواہشمند ہوتے ہین۔ اور فخر کرتے ہین۔ کہ اپنے لڑکون کی تعلیم مسلمانون کے سپرد کرین اور خصوصاً عربی والون کے۔ آخری دنون مین مسلمانون نے بہت سے مدرسے بنام مدارس ابتدائیہ عمومی کھولنے کی رائے پاس کی ہے۔ کہ علوم اسلام کا دائرہ وسیع اور عام ہو جائے یہ رائے پسند کی گئی۔ اور اس کی اہمیت وضرورت کی تمام مسلمانان چین نے قدر کی۔ ان مدارس مین ان مسلمانون کو تعلیم دی جائیگی جو جاپان کے تجارتی وجنگی اسکولون مین ختم کر چکے ہین۔ مزید برآن مسلمانون نے طلبہ کو قسطنطنیہ بھیجنا بھی شروع کر دیا ہے۔ جہان کہ وہ اقسام علوم وفنون کے متعلق کافی معلومات حاصل کر کے پھر اپنے وطن واپس آتے ہین اور اپنے ہم مذہبون مین ان تعلیمات کو پھیلاتے ہین۔

ثمرات الفنون کہتا ہے۔ اس مضمون سے ظاہر ہوتا ہے کہ اسلام کا وہان بڑا اثر ہے۔ اور ترقی پر ہے۔ گورنمنٹ کو مسلمانون پر اتنا اعتماد اور بھروسہ ہے۔ کہ ملک کی حفاظت ومدافعت کا کام ان کے سپرد کرتی ہے۔ یہ فوج جس کے متعلق اخبار مذکور نے کہا کہ وہ مغولستان کی سرحد پر مفسدون کے حملے روکتی رہی جنرل ماہ کے ماتحت تھی۔ اور یورپ کے اکثر اخبارات نے اس کی تعریف کی ہے۔ کہ ... اسلامی ... (یعنی یورپین) فوجون سے ملتی جلتی ہے۔

بڑی خوشی اس سے دل کو ہوتی ہے۔ کہ مسلمان علم کو عام کرنے اور اس کا دائرہ وسیع بنانے کی طرف ملتفت ہین۔ اور بڑی زندہ دلی سے علمی ضروریات کی طرف توجہ رکھتے ہین۔ اور خاص بات یہ ہے۔ کہ اسلامی دنیا سے تعارف وارتباط پیدا کرنا چاہتے ہین اور بذریعہ طلبہ کے قسطنطنیہ سے اپنے تعلقات مضبوط کر رہے ہین۔

ہم کو امید ہے۔ کہ علم کے عام ہونے سے اسلام کو بڑے بڑے فائدہ ہون گے۔ اور اس ملک مین جہان کے لوگ اس فطری دین کو قبول کرنے کے لئے مستعد ہین۔ علم سے مدد ملیگی۔ جاپان بحسب اقتضای حالت ایسا دین اختیار کرنا چاہتا ہے۔ جو دنیاوی خوشحالی کا کفیل اور ترقی کی راہ مین اس کا معاون ہو۔ جاپانی آزاد خیال وروشن ضمیر ہین۔ اور کیفیت معلوم ہونے پر اصل حقیقت ان سے مخفی نہین رہ سکتی۔ اور حسن انتخاب سے نہ وہ باز رہین گے۔ بات اب اس پر موقوف ہے۔ کہ ہمارے چینی بھائی ان کو دعوت اسلام کرین۔ اور اگر وہ ثابت قدم رہے۔ تو خدا اپنے فضل سے ان کی کوشش کامیاب بنائیگا۔

رسید زر

۳۔ مارچ ۱۹۰۶ء۔ شیخ علی محمد صاحب نمبر ۱۹۲ — ا۱ر
۳۔ " " " " نمبر ۹۹۶۔ سید عالم صاحب — ۱۲ـ
۳۔ " " " " نمبر ۱۱۹۱۔ احمد الدین صاحب — ۱۵ر
۳۔ " " " " نمبر ۱۰۵۳۔ مولوی محمد فاضل صاحب — ۱۲ـ/۱۱ر
۴۔ " " " " نمبر ۲۲۷۔ منشی رستم علی صاحب — ۱۲ـ/۸ر
۵۔ " " " " نمبر ۱۰۳۰۔ مولوی عبدالصمد صاحب — ۱۲ـ/۱۱ر
۵۔ " " " " نمبر ۱۰۳۳۔ احمد علیخان صاحب — ۱۲ـ/۱۱ر
۵۔ " " " " نمبر ۳۸۱۔ نظام الدین صاحب — ۱۲ـ/۱۱ر
۵۔ " " " " میان احمد الدین صاحب۔ منارہ پور — ۲ر
۵۔ " " " " مقبول احمد صاحب۔ پشاور — ۱۲ـ/۱۱ر
" " " " " سید لعل شاہ صاحب نوشہرہ — ۱۲ـ/۱۱ر
۵۔ " " " " گلاب الدین صاحب۔ رہتاس — ۳ر

دعا مدد

بابو مظفر احمد صاحب طالب علم میڈیکل اسکول لاہور امتحان مین کامیابی کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہین۔

نصائح حضرت مسیح

جو گھر میں عورتوں کے متعلق بیان فرمائے۔

مرتبہ صاحبزادہ میاں بشیر الدین محمود احمد صاحب

(منقول از رسالہ تشحید الاذہان)

ایک روز کسی بیمار بچے نے کسی سے کہانی کی فرمائش کی۔ تو اس نے جواب دیا کہ ہم تو کہانی سنانا گناہ سمجھتے ہیں۔ حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ گناہ نہیں کیونکہ یہ ثابت ہوتا ہے کہ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی کبھی کبھی کوئی مذاق کی بات فرمایا کرتے تھے۔ اور بچوں کو بہلانے کے لئے اس کو روا سمجھتے تھے۔ جیسا کہ ایک بڑھیا عورت نے آپ سے دریافت کیا کہ حضرت کیا میں بھی جنت میں جاؤں گی۔ فرمایا نہیں وہ بڑھیا یہ سن کر رونے لگی۔ فرمایا۔ روتی کیوں ہے۔ بہشت میں جوان داخل ہوں گے۔ بوڑھے نہیں ہوں گے۔ یعنی اس وقت سب جوان ہوں گے۔ اسی طرح سے فرمایا۔ کہ ایک اصحابی کی داڑھ میں درد تھا۔ وہ چھوارا کھاتا تھا۔ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ کہ چھوارا نہ کھا۔ کیونکہ تیری داڑھ میں درد ہے۔ اس نے کہا۔ میں دوسری داڑھ سے کھاتا ہوں۔ پھر فرمایا۔ کہ ایک بچہ کے ہاتھ سے ایک جانور جس کو حمیر کہتے ہیں۔ چھوٹ گیا۔ وہ بچہ رونے لگا۔ اس بچہ کا نام امیر تھا۔ آن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ **امیر ما فعلت حمیر**۔ اے امیر حمیر نے کیا کیا۔ لڑکے کو قافیہ پسند آگیا۔ اس لئے چپ ہو گیا۔ ایک بچہ کی خبر لگی۔ کہ اس نے کوئی شرارت کی ہے یعنی آگ سے کچھ جلا دیا ہے۔ فرمایا۔ بچوں کو تنبیہ کر دینا بھی ضروری ہے۔ اگر اس وقت ان کو شرارتوں سے منع نہ کیا جاوے۔ تو بڑی ہو کر اس کا انجام اچھا نہیں ہوتا۔ بچپن میں اگر لڑکے کو کچھ تادیب کی جاوے۔ تو وہ اس کو خوب یاد رہتی ہے۔ کیونکہ اس وقت حافظہ قوی ہوتا ہے۔ (اس موقعہ پر یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ حضرت صاحب بچوں کو ہر وقت مارنے اور جھڑکتے رہنے سے بھی سخت منع کرتے ہیں۔ ہر ایک کام ایک اندازہ تک ہونا چاہیئے۔ مندرجہ بالا ذکر سے مراد حضور علیہ السلام کی یہ ہے۔ کہ بچہ کو بالکل آوارہ نہیں چھوڑ دینا چاہیئے۔ (ایڈیٹر)

ایک دن حضور علیہ السلام بیمار تھے۔ ایک شخص کو کچھ چیزیں فواکہ کی قسم سے لانے کے لئے امرت سر بھیجا۔ جب وہ آیا۔ تو اس وقت حضرت کی طبیعت زیادہ ناساز تھی۔ اس وقت ایک میوہ کی خواہش ہوئی۔ جو اس شخص سے منگوایا تھا۔ لیکن وہ امرت سر سے نہیں لایا تھا۔ تھوڑی دیر ہوئی تھی۔ کہ قاضی نظیر حسین صاحب تحصیلدار تشریف لائے اور وہی پھل ساتھ لائے۔ آپ نے فرمایا۔ ہمارے گھر کے لوگوں کو ان چیزوں کے کھاتے وقت خیال کرنا چاہیئے۔ کہ آج سے چھبیس یا ستائیس برس پہلے خدا تعالیٰ کا وعدہ شائع کیا گیا تھا۔ کہ یاتون من کل فج عمیق و یاتیک من کل فج عمیق۔ ان سب لوگوں کے آنے سے پہلے خدا تعالیٰ نے ان کے آنے کی خبر بھی دی۔ اور یہ بھی اطلاع دی تھی کہ ان کے کھانے کے سامان بھی میں مقدر ہوئے ہیں۔ پس اللہ تعالیٰ کا ان باتوں کو دیکھ کر کتنا بھروسہ کرنا چاہیئے۔ کہ خود بخود بغیر ہماری کوششوں کے ہر قسم کے سامان مہیا کرتا ہے۔

ایک روز ایک عورت نے کسی دوسری عورت کا گلہ کیا۔ آپ نے فرمایا۔ کہ دیکھو یہ بہت بُری عادت ہے۔ جو خصوصاً عورتوں میں پائی جاتی ہے۔ چونکہ مرد اور کام بہت رکھتے ہیں۔ اس لئے ان کو شاذ و نادر ہی ایسا موقعہ ملتا ہے کہ وہ فکری سے بیٹھکر آپس میں باتیں کریں۔ اور اگر ایسا موقع بھی ملے۔ تو ان کو اور بہت سی باتیں ایسی مل جاتی ہیں۔ جو وہ بیٹھکر کرتے ہیں۔ لیکن عورتوں کو نہ علم ہوتا ہے اور نہ کوئی ایسا کام ہوتا ہے۔ اس لئے سارا دن کا شغل سوائے گلہ اور شکایت کے کچھ نہیں ہوتا۔ ایک شخص تھا۔ اُس نے کسی دوسرے کو گنہگار دیکھکر خوب اس کی نکتہ چینی کی اور کہا کہ تو دوزخ میں جائیگا قیامت کے دن خدا تعالیٰ اُس سے پوچھے گا۔ کہ کیوں تجکو میرے اختیارات کس نے دئے ہیں۔ دوزخ اور بہشت میں بھیجنے والا تو میں ہی ہوں۔ تو کون ہے۔ اچھا جا۔ میں نے تجکو دوزخ میں ڈالا اور یہ گنہگار بندہ جس کا تو گلہ کیا کرتا تھا اور کہا کرتا تھا۔ کہ یہ ایسا ہے ویسا ہے۔ اور دوزخ میں جائیگا۔ اس کو میں نے بہشت میں بھیج دیا ہے۔ سو ہر ایک انسان کو سمجھنا چاہیئے۔ کہ ایسا نہ ہو کہ میں ہی اُلٹا شکار ہو جاؤں۔

فرمایا۔ دل تو اللہ تعالیٰ کی صندوقچی ہوتا ہے۔ اور اُس کی کنجی اس کے پاس ہوتی ہے۔ کسی کو کیا خبر کہ اس کے اندر کیا ہے۔ تو خواہ مخواہ اپنے آپ کو گناہ میں ڈالنا کیا فائدہ۔ حدیث شریف میں آیا ہے۔ کہ ایک شخص بڑا گنہگار ہوگا۔ خدا تعالیٰ اس کو کہیگا۔ کہ میرے قریب ہو جا۔ یہاں تک کہ اس کے اور لوگوں کے درمیان اپنے ہاتھ سے پردہ کر دیگا۔ اور اُس سے پوچھیگا۔ کہ تو نے فلاں گناہ کیا۔ فلاں گناہ کیا۔ لیکن چھوٹے چھوٹے گناہ گنئے گا وہ وہ کہیگا کہ ہاں یہ گناہ مجھ سے ہوئے ہیں۔ خدا تعالیٰ فرمائیگا کہ اچھا آج کے دن میں نے تیرے سب معاف کیئے۔ اور ہر ایک گناہ کے بدلے دس دس نیکیوں کا ثواب دیا۔ تب وہ بندہ سوچیگا کہ جب ان چھوٹے چھوٹے گناہوں کا دس دس نیکیوں کا ثواب ملتا ہے۔ تو بڑے بڑے گناہوں کا تو بہت ہی ثواب ملیگا۔ یہ سوچکر وہ بندہ خود ہی اپنے بڑے بڑے گناہ گنئیگا کہ ابھی تو میں نے یہ گناہ بھی کئے ہیں۔ تب اللہ تعالیٰ اس کی بات سنکر ہنسے گا اور فرمائیگا۔ کہ دیکھو میری مہربانی کی وجہ سے یہ بندہ ایسا دلیر ہو گیا ہے کہ اپنے گناہ خود ہی بتلاتا ہے۔ پھر اسے حکم دیگا۔ کہ جا بہشت کے آٹھوں دروازوں میں سے جس سے تیری طبیعت چاہے داخل ہو جا۔ تو کیا خبر ہے۔ کہ خدا تعالیٰ کا اس سے کیا سلوک ہے یا اس کے دل میں کیا ہے۔ اس لئے غیبت کرنے سے بکلی پرہیز کرنا چاہیئے۔

رسید زر

تاریخ	نمبر	نام	رقم
۱۶ فروری ۱۹۰۶ء	۹۹	الٰہی بخش صاحب	عا/
۱۶	۲۹۷	منشی فیروز علی صاحب	۱۲ عا/
۱۶	۹۹۸	رحیم بخش صاحب	۱۲ عا/
۱۶	۲۹۳	جلال الدین صاحب	۱۲ عا/
۱۶	۵۹۷	خدا بخش صاحب	۱۲ عا/
۱۶		سلطان علی صاحب نمبردار	۱۲ عا/
۱۸	۵۳۵	منشی گلاب الدین صاحب	۳/
۱۸	۱۵۳	احمد الدین صاحب	۲ عہ/
۱۵	۲۷۰	مرزا سلطان احمد صاحب	صہ/
۲۱	۲۱۸	مرزا الٰہی بخش صاحب	عا
۲۲	۶۱۵	میاں صاحبدین صاحب	۸ عا/
۲۲	۲۳۹	یار محمد خان صاحب	سے/
۲۲	۱۹۳۲	سید سرور شاہ صاحب	۸ للعہ/
۲۲	۲۵۷	عنایت اللہ صاحب	۱۲ عا/
۲۲	۹۷	محمد حسین صاحب	۱۲ عا/
۲۴	۲۰۳	عبد العظیم صاحب	۱۲ عا/
۲۴	۲۳۴	سید محمد عظیم شاہ صاحب	ہے
۲۴	۶۱۹	احمد دین صاحب	۸ عہ/
۲۴	۲۴۴	فیاض علی صاحب	۹ عہ/
۲۴	۵۵۹	محبوب عالم صاحب	۱۲ سے/
۲۴	۱۴۳	حافظ فضل احمد صاحب	۱۲ عا/
۲۴	۱۲۱	مستری محمد دین صاحب	عہ
۲۶	۹۴۹	غلام محمد صاحب	۱۲ عا/
۲۶	۹۵۳	عبد السبحان صاحب	۱۲ عا/
۲۶	۹۵۱	عبد الرحمان صاحب	۱۲ عا/
۲۶	۱۲۵	حکیم محمد حسین صاحب	ہے
۲۶	۱۴۰	مسٹر محمد علی خان صاحب	للعہ
۲۶	۱۰۳۲	محمد اشرف صاحب	۱۲ عا/
۲۶	۱۹۶	فضل الٰہی صاحب	ہے
۲۷	۲۰۴	محمد علی صاحب	۱۲ عا/
۲۷	۱۳۱	بدیع الدین صاحب	۸ عا/
۲۸	۶۲۵	ماسٹر عبد الحق صاحب	عا
۳ مارچ ۱۹۰۶ء	۱۸۴	شیخ رحمت اللہ صاحب	۸ عا/
۳	۶۲۵	عمر الدین صاحب	۸ عا/

عام اخبار

ضلع رہتک مین خیراتی کامون پر ۱۷۶۹۱ ہم قحط زدہ ہین۔ گوڑگانوں مین کام بند کیا گیا ہے۔

راجپوتانہ مین خیراتی کامون پر ۹۱۳۸۹ قحط زدہ ہین بیکانیر مین ۳ انچ برسا ہے۔

وسط ہند مین ۵۵۷۵۰ خیراتی کامون پر ہین۔ گوالیار مین ۲۹۵۰۰ ہین۔

جمعہ کو کلکتہ مین تقسیم بنگالہ کے خلاف بیس جلسے کئے گئے۔ فریاد کی کوشش برابر گرم ہے۔

ماہ فروری مین کلکتہ سے ۱۷ لاکھ ۹۲ ہزار پونڈ چاندی لندن کو روانہ کی گئی ہے۔

اسی ماہ مارچ مین ملک فرانس مین پھر سے مردم شماری کی جاویگی۔ پانچ سال بعد ہوتی ہے۔

لندن کی خبر کہ سر ہنری کیمبل بنرمین صاحب برٹش وزیر اعظم کو آرام ہوتا جاتا ہے۔

مسٹر بیلفور اور مسٹر چیمبرلین کو بفضلہ آرام ہو رہا ہے تینوں لیڈر ایک دم بیمار تھے۔

زار روس نے حکم دیا ہے۔ کہ بلوؤن فسادون کے فرو کرنے مین فوجین خالی کارتوس استعمال نہ کرین۔

اس بات کی بھی بزور فہمائش کی گئی ہے۔ کہ ایسے موقعہ پر فوجین آسمان مین فیر نہ کرین۔ خبردار۔

شہر لاہور مین یکم کو طاعون کی اکیس ایک فوتی تھی۔ انارکلی چنگڑ محلہ مین بھی ایک کیس ایک فوتی۔

گرانی اور فاقہ کشی۔ جے پور کی خبر کہ وہان مارے گرانی اور قحط سالی کے فاقہ کشون کی تعداد بے شمار ہے۔ اُس روز انہین لوگون کا ایک گروہ بھوک اور فاقہ کشی سے عاجز بنیون کی دوکانون پر پڑا۔ اور وہان جتنا غلہ اناج پایا۔ لوٹ پوٹ کر لے گئے۔ بقولیکہ تنگ آمد بجنگ آمد۔ بازارون مین اکثر دیکھا کہ جو ٹکڑے روٹی کے کتون کو ڈالے جاتے ہین۔ فاقہ کش لوگ ان کے منہ سے چھین لیتے ہین۔ غلہ کی طرح جے پور مین افسوس کہ پانی کا بھی قحط پڑ گیا ہے۔

رُوسی حالت کی ابتری۔ بڑے حالات مُسلسل ہو رہے ہیں کہ سیواسٹوپول کی بغاوت کے دوسو ارسٹھ بحری سپاہی جو قید ہین۔ مقام کرچ مین اُن پر باضابطہ تحقیقات کا مقدمہ دائر کیا گیا ہے۔ اور چون کہ کارروائی ضابطے کی ہے۔ مفسدون کی طرف سے پیروی کرنے کو سینٹ پیٹرز برگ سے بہترین قانونی پیشہ منگوائے گئے ہین۔ وہ بتلائین گے کہ بغاوت کے اصل ذمہ وار کون تھے۔ اور کیون کر اس کی نوبت آئی تھی۔ ایک اور خبر آئی ہے۔ کہ پیرس کے ساہوکاران نے یہ بات منظور کی ہے۔ کہ رُوس کو پانچ فی صدی سود پر ایک عارضی قرضہ دس کروڑ سکہ روبل کا طلائی سکہ دیا جاوے۔ یہ رُوس کی فوری ضروریات کے لئے درکار ہے۔ اور چند روز بعد جب روس باضابطہ قرضہ ۴ کروڑ پونڈ کا حاصل کرے گا۔ اس مین سے یہ عارضی قرضہ فوراً ادا کر جاوے گا۔ یہ محض بطور خاص رعایت کے ہوگا۔ اسی طرح صوبہ کوہ قاف کے وائسرائے نے زار روس کے نام ایک پیغام بھیجا ہے۔ وہ سراسر منحوس ہے۔ کہ تمام صوبے مین بغاوت کی آگ بے طرح پھیلتی جاتی ہے۔ انقلاب کا زور مثل آندھی کے چھا رہا ہے۔ باغیون نے تمام سلسلہ ریلوے پر اپنا قبضہ جما لیا ہے۔ اور تمام ریلوے پر سٹرائک کی وبا عالمگیر ہو رہی ہے۔ تمام ملازم کام چھوڑ بیٹھے۔ اور انتظام بالکل تہ و بالا ہو گیا ہے۔ سٹرائکرون کا زور بے طرح بڑھتا جاتا ہے۔ جادی اور دوشاش کے اضلاع مین بھی بغاوت اور سرکشی کا جوش دہقانی لوگون مین سرایت کر رہا ہے۔ چنانچہ یہان بھی مارشل لا جاری کیا گیا ہے۔ اور الیسابیتسپول مین خبر ہے کہ تاتاری و آرمنی آبادی کے درمیان جنگ و جدل کا کشت و خون ترقی پذیر ہے۔ افسوس کہ کوئی صورت امن کی نظر نہین آتی۔ لازم ہے۔ کہ یہان بھی فوجین بھیجی جاوین۔ صوبہ قاف مین خرابی ہٹ ہٹ کر نمودار ہو رہی ہے۔ ہنوز اطمینان کی صورت عنقا ہے۔

پونہ کے ڈاکخانہ یرادوہ مین نہایت سنجیدہ واردات نقب وقوع مین آئی۔ رات کے وقت چند آدمی کواڑ توڑ کر گھس کر رائے پوسٹ ماسٹر کو خوب زد و کوب کیا اور تمام کمرے مین تلاش کر کے جو کچھ نقدی و نوٹ پائے۔ لوٹ لئے۔ قبایل و بچون نے بہت چیخین مارین۔ یہ لوگ بڑے دلیر معلوم ہوتے تھے۔ سب کچھ لے کر وہان سے بھاگ گئے۔ علاوہ مال نقدی کے کچھ سٹامپ بھی لے گئے۔ یہ ایک بکس جس مین وی پی پارسل تھے اور ایک پیکٹ کونین کا۔ اور بھی کئی ایک چیزین جو ہاتھ پڑین اڑا کر لے گئے۔ پولیس چوکی قریب تھی۔ تاہم عورتون کے چیخنے چلانے پر کوئی موقعہ پر نہ پہنچا۔ چورون کا ہنوز کچھ پتہ نہین۔ خالی ٹرنک اور کونین کے پیکٹ سڑک پر پڑے ملے۔ پولیس تحقیقات مین مصروف ہے۔ یہ نہایت دلیرانہ واردات واقعی سنسنی افزا ہے۔

احمد آباد سے واردات آتش زدگی کی ایک اور افسوسناک خبر آئی۔ محلہ گھی کانٹہ کے مکان پر بھات گٹ ہوئس مین ایسی سخت آگ لگی۔ کہ یہان کا رہنے والا کلیانجی کاشی رام مہتہ کی کھڑکی سے بازار مین کود پڑا۔ ہر چند چوٹین آئین۔ لیکن جانبر ہو گیا۔ یہ دکانیر تھیٹر کمپنی کا ایک مشہور ایکٹر ہے۔ ہر چند خود کلیانجی کاشی رام تو اس طرح کود کر بال بال بچ گئے۔ لیکن ان کی اہلیہ اور ایک سات سالہ نوجوان بیٹا آتش زدگی مین جل کر راکھ ہو گئے۔ اس پر تمام شہر مین افسوس چھا رہا ہے۔

ممالک متحدہ مین طاعون

ممالک متحدہ آگرہ و اودھ کی بابت ہفتہ مختتمہ ۱۷ فروری کی جو رپورٹ شائع ہوئی ہے۔ اس سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ بعض اضلاع طاعونی مین اموات کی روز بروز ترقی اور شدت ہوتی جاتی ہے۔ مذکورہ بالا ہفتہ مین ضلع وار طاعونی اموات کی تعداد حسب ذیل تھی۔ ضلع الہ آباد مین چھبیس۔ ضلع اعظم گڑھ دوسو اٹھارہ ضلع بلیا ایک اکہتر۔ ضلع باندہ تیرہ۔ ضلع بارہ بنکی دوسو اٹھارہ ضلع بریلی بارہ۔ شہر بریلی ایک۔ ضلع بستی اٹھاسی ضلع بنارس اکیس۔ شہر بنارس دس۔ ضلع بجنور ایک سو بیالیس۔ ضلع بلند شہر پانچ۔ ضلع کانپور تیس۔ شہر کانپور ایک سو انتیس۔ ضلع ایٹہ پانچ۔ ضلع اٹاوہ بائیس ضلع فرخ آباد پینتیس۔ ضلع فتحپور پچیس۔ ضلع فیض آباد انیس۔ ضلع غازی پور سینتیس۔ ضلع گونڈہ پندرہ ضلع گورکھپور ایک سو چھبیس۔ شہر گورکھپور اکسٹھ۔ ضلع ہردوئی بیالیس ضلع جونپور انتیس۔ ضلع کھیری تیرہ۔ ضلع لکھنؤ تیس۔ شہر لکھنؤ پانچ۔ ضلع مراد آباد پینتیس۔ ضلع مظفر نگر اکسٹھ۔ ضلع پرتاب گڑھ ستائیس۔ ضلع پیلی بھیت پندرہ۔ ضلع رائے بریلی اکیس۔ ضلع سہارن پور چھبیس۔ شہر سہارن پور پانچ۔ ضلع شاہجہان پور تیس ضلع سیتاپور سات۔ ضلع سلطان پور اکیس۔ ضلع اُناو اٹھتیس

اسپین کے بادشاہ سلامت انگلستان کی ایک شاہزادی کر نے لگے۔ اس کے واسطے یہ ضروری ہوا ہے۔ کہ انگلستان کی شاہزادی رومن کیتھلک فرقہ کے عیسائیون مین شامل ہو جاوے۔ چنانچہ یہ رسم تبدیل مذہب کی عنقریب ادا ہوگی

مراکو کانفرنس۔ مین با امن فیصلہ ہونے کی اُمید ہو چلی ہے

طاعون۔ سے ہفتہ مختتمہ ۲۴۔ فروری سنہ ۱۹۰۶ء کو پنجاب مین مفصلہ ذیل فوتیان ہوئین۔

حصار ۲۰۔ رہتک ۵۹۔ گوڑگانوان ۱۔ دہلی ۹
کرنال ۱۵۴۔ انبالہ ۳۲۔ ہوشیارپور ۱۳۸۔ جالندھر ۵
لودیانہ ۳۷۔ فیروزپور ۱۶۔ منٹگمری ۲۔ لاہور ۲۰۔ امرتسر ۹۳
گورداسپور ۱۵۶۔ سیالکوٹ ۱۴۵۔ گوجرانوالہ ۲۴۔
گوجرات ۵۔ شاہ پور ۶۔ راولپنڈی ۱۔ پٹیالہ ۸۷
کپورتھلہ ۱۰۔ جیند ۶۔ کلسیہ ۷۔ میزان ۱۰۴۴
میزان ہفتہ گذشتہ ۸۷۳

صداقت کا جھنڈا

اس کارخانہ نے اول ہی اول ہندوستان مین اپنے شائقین کی اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈھنگ نکالا ہوا ہے۔ کہ ہر ایک دوا کا نمونہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے بعد پسند جس کا دل چاہے قیمتاً طلب کرے۔

سرمہ سلیمانی۔ یہ وہ سرمہ ہے۔ جو استعمال کے اول ہی روز سے اپنا جادو نما دکھلانا شروع کر دیتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل آنکھون سے پانی بہنا کمزوری بصارت۔ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ شب کوری ونجرہ وغیرہ اس طرح دفع کرتا ہے جیسے آفتاب تاریکی کو۔ اور قیمت صرف ۸ر ہے

منجن دندان۔ اب کسی کو امراض داڑھ و دانت تکلیف نہین دے سکتے کیونکہ اس منجن کے استعمال سے خواہ داڑھ پھولی ہو یا دانت کے مسوڑہ مین درد ہو یا خون آتا ہو۔ دانت ہلتے ہون۔ منہ سے بدبو آوے دانت مین کیڑا لگ گیا ہو ایک دفعہ لگانے سے مریض بھلا چنگا ہو جاتا ہے۔ چند یوم کے استعمال سے پھر مرض نہین ہوتا دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہین۔ قیمت فی بکس جو عرصہ کو کافی ہے۔ صرف ۱ر

سونے چاندی کی گولیان۔ یہ وہ اسم بامسمیٰ ہین جو صاحبان اپنی قوۃ کو فاتحہ دے چکے ہین یا عمر کی ضعیفی نے قویٰ کو کمزور کر دیا ہے۔ یا کثرت نے اعضاء کو ڈھیلا بنا دیا ہے یا بچپن کی بے اعتدالیون نے بیکار بنایا ہے وہ ہمارے ان حبوب کا استعمال کرین پھر دیکھئے کہ آپ کیون کر اپنی کمزوری کے شاکی ہو یہ حبوب حلق سے اترتے ہی اپنا اثر تمام پٹھون پر کر دیتی ہین پس کمزور کے لئے آب حیات ہین۔ قیمت ساٹھ عدد حبوب عہ

المشتہر حکیم سرفراز حسین و محمد حسین مالکان کارخانہ اعجاز مقام بلب گڈھ ضلع دہلی

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر مین بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے۔ ہر روز با تصویر چھپتا ہے ہر روز ایک دلکش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبرین اور تارین ہر روز چھپ جاتی ہین اس کا ایڈیٹوریل اسٹاف اعلیٰ درجہ کا ہے رائین اور واقعات نہایت مدلل اور معقول دیجاتی ہین۔ اسی لئے تمام حلقون مین نہایت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے کیونکہ رئیس اور رعیت دونون کا دلی دوست اور خیر خواہ ہے اگر آپ نے ابھی تک اسے نہین دیکھا تو آج ہی ایک کارڈ لکھ کر نمونہ مفت منگا لو قیمت سالانہ صرف للعہ (ساڑھے چار روپیہ) پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے خدا ہم اسٹوڈنٹ کا پتہ۔ مینیجر پیسہ اخبار لاہور

روزانہ اخبار عام

تازہ بتازہ خبرین۔ دلچسپ ایڈیٹوریل۔ ہر روز یہ اخبار لاہور سے نکلتا ہے پنجاب کا سب سے پہلا پرچہ اور عمدہ روزانہ اخبار اخبار عام ہی ہے دلچسپ اور مقبول خلائق۔ نمونہ کا پرچہ منگوا کر دیکھین۔

مینیجر روزانہ اخبار عام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

دیکھو میرے دوستو رسالہ شائع ہو گیا

ناظرین! جس رسالہ کی نسبت آپ بدر کے تین گذشتہ پرچون مین اشتہار پڑھتے رہے ہین۔ وہ یکم مارچ ۱۹۰۶ء کو قادیان دارالامان سے شائع ہو گیا ہے۔ اس رسالہ تشحیذ الاذہان مین جو کہ حضرت میرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب صاحبزادہ حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کی ایڈیٹری سے انشاء اللہ تعالیٰ سہ ماہی نکلا کریگا۔ جس کی قیمت ۱۲ر سالانہ پیشگی ہے۔

علاوہ مخالفین کے اعتراضات کے جوابوں اور دیگر دینی مضامین کے مکتوبات امام الزمان۔ مسائل شرعیہ۔ عربی سیکھنے کے آسان طریقے۔ اور حضرت اقدس علیہ الصلوۃ والسلام کے وہ نصائح وقتاً فوقتاً درج ہون گے۔ جو گھر مین کئے جاتے ہین۔ یہ رسالہ طالب علمون کی ایک کمیٹی انجمن تشحیذ الاذہان کے ماتحت شائع ہوا کریگا

درخواستین بنام مینیجر رسالہ تشحیذ الاذہان قادیان ہون

بلا مبالغہ سچا اشتہار

مندرجہ ذیل ادویات انشاء اللہ بہتون کو مفید ہونگی کیونکہ فی الحقیقہ مفید ہین۔

۱۔ حبوب مقوی باہ۔ دل و دماغ اور معدہ کو تقویت دیکر خون صالح پیدا کرتی ہین اور اعصاب کو تقویت دیکر سکتے کو کام کا بنا دیتی ہین دو ہفتہ کیلئے عہ

۲۔ حلوائے سوہلی۔ خاص ترکیب سے طیار کیا گیا ہے نہایت مقوی اور مغلظ ہے فی سیر تین روپیہ سے ر

۳۔ دوائی جریان۔ جو جریان و ضعف بچپن کی غلط کاریون سے ہو جاوے اس کے لئے نہایت مفید ہے۔ چالیس خوراک عہ

(۴) اکسیر آتشک۔ بدون کسی ضرر کے آرام ہو جاتا ہے عہ۔ حالات لکھو تا مطابق اس کے ہدایت ہو۔

۵۔ سرمہ عجیب۔ دھند جالا پھولا لیلی ناخنہ چشم۔ آنکھ سے پانی جاری رہنا۔ سلاق (چرپن) کے لئے ازبس مفید ہے۔ فی تولہ عہ

۶۔ حبوب جدوار۔ نزلہ مزمن جو بار بار دورہ کرتا رہتا ہے۔ اس کی لئے نہایت مفید ہے۔ چالیس گولی عہ

اطلاع۔ دیگر امراض کے لئے بھی تشخیص حالات مجرب دوائی یا نسخہ ارسال کیا جاتا ہے۔ (محصول ڈاک بذمہ خریدار)

المشتہر

حکیم محمد دین احمدی۔ سندانوالیہ۔ بازار کشمیریان

سیالکوٹ

اجرت اشتہارات

تقسیم صفحہ	سال	چھ ماہ	تین ماہ	یک ماہ	یک بار
پورا صفحہ	ماعہ	دصہ	دیہ	دمعہ	ہیہ
½ صفحہ	دسہ	دیہ	ہمہ	ہے	صہ
پورا کالم	یسہ	عسہ	عسہ	صہ	ہے
½ کالم	عسہ	عسہ	معہ	للعہ	عہ
¼ کالم	معہ	ہے	صہ	ہے	عہر

ایک دفعہ کے لئے فی سطر کالم ۲ر لیکن صہ سے کم اجرت کا اشتہار نہین لیا جائے گا۔ ضمیمہ بحساب ۸ر فی صدی اخبار کے ساتھ تقسیم کیا جائے گا۔ ضمیمہ بھجوانے کے لئے نمونہ ارسال کر کے بذریعہ خط و کتابت فیصلہ طے کر لینا چاہیئے۔ ایڈیٹر کو اختیار ہے۔ کہ کسی اشتہار کے لینے سے انکار کر دے: اجرت اشتہارات پیشگی ادا ہونی چاہیئے۔ مستقل اشتہار دینے والون کو اخبار مفت بھیجا جاوے گا۔ بشرطیکہ ان کے اشتہار کی اجرت سالانہ صہ روپیہ سے کم نہ ہو۔ جن کے اشتہار کی اُجرت ۱۲ روپیہ سالانہ ہوگی ان کو اخبار مفت۔ لیکن محصول ڈاک انہین دینا پڑے گا۔

خط و کتابت

ہر ایک خریدار کو جب اخبار روانہ کیا جاتا ہے۔ تو اس کے پتہ کے چٹ پر نام سے پہلے نمبر خریداری بھی دیا جاتا ہے سب خریداران کی خدمت مین التماس ہے۔ کہ خط و کتابت کے وقت خط کے اندر اپنے نام کے ساتھ نمبر خریداری ضرور دیا کرین اور اپنا نام اور پتہ خوش خط لکھا کرین۔ بعض لوگون کی عادت ہے۔ کہ خط کا مضمون بہت خوش خط لکھتے ہین۔ مگر اپنا نام اور پتہ ایسا شکستہ خط مین جلدی سے لکھ دیتے ہین۔ کہ یہان کسی سے نہین پڑھا جاتا۔ اور اس واسطے ایسے خط بغیر جواب لکھنے کے افسوس کے ساتھ فائل کر دئے جاتے ہین۔

عمدہ مضبوط خراس و بیلنہ آہنی مستریان مولابخش و غلام حسین مالکان کارخانہ خراس و بیلنہ بٹالہ ضلع گورداسپور سے طلب کرین۔

تفسیر القرآن مولفہ ڈاکٹر عبد الحکیم خان صاحب اسسٹنٹ سرجن قیمتی سے ر علاوہ محصول ڈاک مطبع بدر قادیان سے طلب فرماوین

بدر پریس قادیان مین میان معراج الدین عمر کے لئے چھاپا گیا۔

خدا کی تازہ وحی

ضمیمہ بدر
۹ مارچ ۱۹۰۶ء

(۱) زلزلہ آنے کو ہے - ہمارے لئے عید کا دن (۲) ربِّ لا تُرِنی موتَ احدٍ منهم - ترجمہ - اے میرے رب ان میں سے کسی کی موت مجھے نہ دکھلا (۳) جس سے تو بہت پیار کرتا ہے میں اُس سے بہت پیار کروں گا اور جس سے تو ناراض ہے میں اُس سے ناراض ہوں گا (۴) اینما تولوا فثم وجه الله - ترجمہ جس طرف تیرا منہ ہو گا اُسی طرف خدا بھی منہ کریگا - یعنی جس سے تجھے محبت ہو گی - خدا بھی اُس سے محبت کرے گا اور اُسے بچائے گا (۵) خدا نے تیری ساری باتیں پوری کر دیں -

(۶) و اِمّا نُرِیَنَّکَ بعض الذی نعدهم او نتوفینّک - یعنی اور وہ تمام عذاب جو منی لعین منکرین ظالمین کے لئے خدا کا وعدہ ہے خدا یا تو اُن میں سے کچھ تجھے دکھلائے گا اور یا تجھے وفات دے گا اور بعد میں وہ سب کچھ پورا کرے گا - یاد رہے کہ قرآن شریف کے طرز بیان کے موافق اِس آیت کے یہ معنے ہیں کہ خدا میری زندگی میں منی لعین کو بشرط نکرنے توبہ کے ان کی زبان درازیوں اور شوخیوں کی کچھ سزا دے گا - کیونکہ انہوں نے تقوی سے کام نہ لیا - (۷) قل اِنّ صلوتی و نسکی و محیای و مماتی لله رب العلمین - ترجمہ - کہو کہ میری نماز اور میری قربانی اور میرا جینا اور میرا مرنا محض خدا کے لئے ہے جو رب العلمین ہے اور پھر زلزلہ کیطرف اشارہ کر کے یہ الہام ہوا

(۸) رب ارنی آیۃً من السماء - اکرام مع الانعام - ترجمہ - اے میرے رب مجھے آسمان سے نشان دکھلا - اِس نشان کے وقت خدا ایک عزت دے گا جس کے ساتھ انعام ہو گا - فقط

نوٹ ۔ اخبار بند ہوکر ڈاک میں جانے کو طیار رہتا جب ان تازہ الہامات کی خبر ملی - اسواسطے جلدی کا سب ہتم علیحدہ کاغذات لکھ کر چھاپا گیا - تاکہ دوست ایک ہفتہ تک بے خبر نہ رہیں - مفصل تشریح آئندہ